الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

The AL FAZL QADIAN

ایڈیٹر:- غلام نبی

ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ ۱/

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عـہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳ عـہ

جلد ۲۰	مطابق ۲۰ جون ۱۹۳۳ء	یوم سہ شنبہ	۲۵ صفر المظفر ۱۳۵۲ ہجری	نمبر ۱۵۱

۲۸۹۵ جناب مرزا محمد شفیع صاحب احمدی محلہ اکبر بازار لاہور
Lahore
الفضل قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچی ارادت سے احمدیت میں داخل ہونا چاہیئے

رقم فرمودہ ۲۰ جون ۱۹۰۵ء

۱۔ "جو شخص سچی ارادت سے مریدوں میں داخل ہوگا۔ اور سچا مسلمان بن جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ دنیا اور آخرت میں اس سے بہتری کرے گا" ؛

۲۔ "بہت سے ایسے لوگ ہیں۔ کہ کہتے ہیں۔ کہ ہم مرید ہیں۔ مگر وہ مرید نہیں۔ وہ پورے طور سے تقویٰ کی راہوں پر قدم نہیں مارتے۔ اور دنیا کے گند ان کے اندر ہیں۔ اور پورے صدق سے مجھ سے تعلق نہیں رکھتے۔ ایک ان میں سے ابتلا کے وقت میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ گرے۔ وہ گرے پس درحقیقت انکو مجھ سے تعلق نہیں۔ اور نہ مجھے ان سے تعلق۔ اور اگر وہ قیامت کو بھی میرے پاس آئیں۔ تو مجھے کہنا پڑے گا۔ کہ مجھ سے دور رہو۔ کہ میں تمہیں شناخت نہیں کرتا" ؛

(الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ء)

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۱۸ جون کشمیر کمیٹی کے اجلاس میں شمولیت کے لئے بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کو اپنے بعد مقامی امیر جماعت مقرر فرمایا ؛

مولوی عبد الغفور صاحب عیسائیوں کے ساتھ مناظرہ کے لئے رام گڑھ سرداراں ضلع لدھیانہ بھیجے گئے۔ وہاں سے آپ گلاتوالی ضلع امرتسر جائیں گے ؛

گیانی واحد حسین صاحب کڑ کہار ضلع جہلم بھیجے گئے ؛

۱۷ جون سے جامعہ کے درجہ رابعہ یعنے مبلغین کی آخری جماعت کا امتحان شروع ہے۔ جس میں گیارہ طلبا شریک ہیں ؛

اخبار احمدیہ

نواب بہادر یار جنگ صاحب جاگیردار کو پیغام حق

نواب بہادر یار جنگ صاحب حیدر آباد کے جاگیرداروں میں سے ایک نوجوان قابل اور اسلامی سپرٹ رکھنے والے جاگیردار ہیں۔ جنہیں اپنے ایک غیر معمولی سفر کے دوران میں محبوب نگر ایک دن ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ آپ نے پبلک کی خواہش پر تعلیم القرآن پر ایک موثر تقریر فرمائی۔ جسکا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ اختتام جلسہ پر مولوی میر اسحاق علی صاحب امیر جماعت نے نواب صاحب ممدوح کو دعوت طعام دی جن کے ساتھ اور دیگر غیر احمدی معزز حضرات بھی شریک تھے۔ کھانے کے بعد خاکسار نے منجانب جماعت احمدیہ تبلیغی ایڈریس پیش کیا جس میں جماعت احمدیہ کے کارنامے بیان کرنے کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نصب العین بتایا گیا تھا۔ اور احمدیت کی کھلی دعوت دی گئی تھی۔ نواب صاحب موصوف نے اس ایڈریس کا جواب نہایت معقول پیرایہ میں دیا۔ اور اس تحفہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کے اس شعبہ سے جسکا تعلق ترقی اسلام سے ہے۔ تعاون کا وعدہ فرمایا۔ آپ اس شعبہ میں مالی امداد بھی دے رہے ہیں ۔

(خاکسار محمد عبدالرحیم سکرٹری محبوب نگر)

وزیر آباد میں پبلک لیکچر

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تشریف لائے۔ شہر میں منادی کرائی گئی۔ رات کو لیکچر امت محمدیہ دوسری امتوں سے کیوں افضل ہے کے مضمون پر ہوا۔ لیکچر نہایت عالمانہ مدلل اور عام فہم تھا۔ غیر احمدی کثرت سے شامل ہوئے۔ اور نہایت توجہ سے سنتے رہے خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت عمدہ اثر ہوا۔ (خاکسار مرزا محمد شریف بیگ)

درخواست اخبار

یہاں کے احمدی بوجہ غربت اخبار نہیں خرید سکتے۔ اور جماعت کے حالات سے محض بے خبر رہتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب استطاعت دوست الفضل جاری کرا دیں۔ تو بہت مہربانی ہوگی ۔

منشی محمد امام الدین ٹیلر یاوتی ڈاکخانہ خاص ضلع بجنور ۔

بہار شریف میں احمدیہ دار المطالعہ

حضرت مولانا عبدالماجد صاحب پروفیسر بھاگلپوری و جناب خلیل احمد صاحب مونگھیری کی متفقہ رائے سے یہاں ایک انجمن اور دار المطالعہ قائم کیا گیا ہے۔ تعداد کے لحاظ سے یہاں محض تین چار احمدی ہیں۔ جن کی مالی حالت تجارت کے انقلاب سے بالکل کمزور ہے۔ مذہبی درد رکھنے والے احباب سلسلہ کی کتابوں

سے انجمن کی اعانت فرمائیں ۔

(خاکسار طفیل احمد سراج احمدی ہیلی سرائے۔ بہار)

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا جلسہ

جلسہ جماعت احمدیہ شاہ مسکین ۳۰ ۔ ۳۱ جولائی ۱۹۳۲ء کو منعقد ہوگا۔ گرد و نواح کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ شامل ہو کر رونق بڑھائیں ۔ (خاکسار ولایت شاہ احمدی سکرٹری)

ہیلی کالج میں داخلہ

احباب کی اطلاع کے لئے

بی اے کے امتحان میں کامیاب ہونے والے احمدی

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو صاحبزادگان کی کامیابی

امسال بی۔ اے کے امتحان میں جو احمدی کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ ان ناموں میں دو باتیں خاص طور پر قابل خوشی اور مسرت ہیں۔ ایک تو یہ کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو صاحبزادگان یعنے صاحبزادہ مظفر احمد صاحب خلف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور صاحبزادہ ظفر احمد صاحب خلف حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔ جس پر ہم صاحبزادگان موصوف اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ دوسری قابل خوشی بات یہ ہے۔ کہ محترمہ مقبول اختر صاحبہ بنت ملک کرم الٰہی صاحب نے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ غالباً ہماری جماعت میں یہ پہلی گریجوایٹ خاتون ہیں۔ خدا تعالےٰ یہ اعزاز مبارک کرے۔ اور آپ کو طبقہ نسواں کی بہتری کے لئے کام کرنے کی توفیق بخشے ۔

ان کے علاوہ حسب ذیل نوجوانوں کے بی اے میں کامیاب ہونے کی اطلاع پہنچی ہے

(۱) لطیف الرحمٰن صاحب پسر منشی کظیم الرحمٰن صاحب (۲) ایم۔ اسلم صاحب

(۳) مسٹر محمد رفیع صاحب (۴) منور حسین صاحب

آخر الذکر تین اصحاب نے بہاولپور کالج سے امتحان دیا تھا۔ ان کے علاوہ حسب ذیل طلبا نے بہاولپور کالج سے ایف اے کا امتحان پاس کیا۔ (۱) سید سردار علی صاحب جعفری (۲) مرزا احمد شفیع صاحب پسر مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن (۳) چوہدری ظفر علی صاحب ۔ (۴) نور الدین صاحب بھٹی پسر شیخ چراغ الدین صاحب نے کپورتھلہ کالج سے ایف اے کا امتحان پاس کیا ہے ۔

اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہیلی کالج کا داخلہ ۱۵ ستمبر کو ہوگا۔ جو دوست اخراجات وغیرہ کی تفصیل معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کالج کے پراسپکٹس منگوالیں۔ اگر احباب جوابی کارڈ یا جواب کے لئے ٹکٹ بھیج دیا کریں۔ تو میرے لئے جلد جواب دینے میں آسانی ہو ۔

(خاکسار عبدالرحیم شبلی بی کام (فاضل) ہیلی کالج آف کامرس لاہور)

ہوزری کا روپیہ بھیجنے کے متعلق ہدایت

محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام ہوزری کا روپیہ ارسال کرتے وقت احباب بوضاحت لکھا کریں۔ کہ وہ روپیہ کس دوست کی طرف سے ہے۔ اس کے ساتھ ہی فارم درخواست بنام سکرٹری صاحب دی سٹار ہوزری ورکس قادیان ارسال کر دیا کریں۔ تا خط و کتابت میں وقت ضائع نہ ہو۔ (اکونٹنٹ دی سٹار ہوزری ورکس قادیان)

درخواستہائے دعا

(۱) برادرم ضیاء اللہ صاحب خلف بابو اکبر علی صاحب نے امسال ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کے واسطے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد اسحٰق دہلی ۔ (۲) مکرمہ والدہ صاحبہ چند دنوں سے اسہال معدہ اور جگر وغیرہ کے امراض سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (۳) محمد شفیع صاحب ڈیٹر نری اسسٹنٹ جڑانوالہ بیمار ہیں۔ دوست دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد دین (۴) میری والدہ بہت بیمار ہیں۔ انکی صحت کے لئے دعا کی جائے خاکسار احمد الدین جالندھر چھاؤنی (۵) برادرم عبدالقیوم بی۔ اے عرصہ ۸ ماہ سے سخت بیمار ہیں دوست انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔ خاکسار عبدالمجید خان از مستونگ (۶) میرا بیٹا فضل الرحمٰن عرصہ دو ماہ سے لیبار صنہ بخار بیمار ہے تاحال کمی نہیں ہوئی۔ دوست دردِ دل سے دعائے صحت کریں خاکسار برکت علی ملک امیر جماعت احمدیہ گجرات (۷) خاکسار کی ہمشیرہ بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں ۔ خاکسار محمد صدیق امرتسری قادیان (۸) میں اور میرا لڑکا کچھ دنوں سے بیمار ہیں دوست دعا کریں ۔ خاکسار روشن دین خیدڑی چیچری (۹) میرا لڑکا بشیر احمد عام طور پر بیمار رہتا ہے۔ دوست اسکی صحت کامل کے لئے دعا کریں ۔ خاکسار میر محمد پٹواری کوٹ قیصرانی (۱۰) میری لڑکی رشیدہ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ اسکی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمد سعید از کوہ مری (۱۱) مولوی احمد خان صاحب نائب امین جنگلات ایک فوجداری مقدمہ میں گرفتار تھے بفضل خدا عدالت ماتحت نے صرف جرمانہ پر اکتفا کر کے انہیں الزام سے بری کر دیا لیکن سررشتہ نے انہیں خدمت سے موقوف کر دیا۔ جسکا مرافعہ ہائی کورٹ و سررشتہ میں کیا گیا احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد عبدالرحیم از محبوب نگر دکن (۱۲) شیخ محمد بشیر صاحب آزاد اپنی صحت کلی اور کاروبار میں کامیابی کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۱۳) بندہ چند دنوں

الفضل

نمبر ۱۵۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ صفر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

اچھوت اور ہندو دھرم

اچھوتوں سے ہندوؤں کا مطالبہ

ہندوؤں کے دعوے

اچھوت اقوام کے متعلق ہندوؤں کے دعووں کو دیکھا جائے تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اچھوتوں پر ہزارہا سال سے ہندو جو مظالم کرتے چلے آئے ہیں۔ اب ان کا کفارہ دینے پر بالکل تیار و آمادہ ہیں۔ اور گاندھی جی ایسے "مہاتما" کو ان کی خاطر جان تک دے دینے سے بھی دریغ نہیں۔

عملی حالت

لیکن عملی حالت یہ ہے۔ کہ اور تو اور جب گاندھی جی کی ۲۱ روزہ فاقہ کشی جس کے متعلق کہا گیا تھا۔ کہ محض اچھوت اقوام کو ہندوؤں میں مساوی درجہ دلانے کے لئے اختیار کی گئی ہے۔ ترک کرنے کی تقریب منائی گئی۔ اور ایک اچھوت قوم کے لڑکے نے گاندھی جی کی خدمت میں نذر عقیدت پیش کرنی چاہی تو اسے پاس بھی نہ پھٹکنے دیا گیا۔ چنانچہ گاندھی جی کا خاص مقرب مسٹر مہادیو ڈیسائی لکھتا ہے:۔

"جس ہریجن لڑکے نے گاندھی جی سے شرط باندھی ہوئی تھی۔ کہ ۲۹ مئی کی دوپہر کو ایک سنگترہ لے کر آ جائے۔ اس کے اس لئے وہ اپنا برت کھولیں گے۔ وہ اپنی شرط پوری کرنے سے قاصر رہا۔ یکم جون کو مجھے اس لڑکے کی طرف سے ایک بیرنگ خط ملا۔ جس میں اس نے شکایت کی۔ کہ وہ پرن کٹی میں آیا تھا۔ مگر وہ اندر داخل نہ ہو سکا۔" (پرتاپ ۱۵ جون)

اچھوتوں کے سب سے بڑے ہمدرد اور جاں نثار گاندھی جی کی فاقہ کشی کے اختتام پر اچھوتوں کی بہتری و بھلائی کے لئے کوئی اعلان کرنا۔ اور ان کے غصب شدہ حقوق میں سے انہیں کچھ واپس دینا یا انہیں اپنے جیسا انسان سمجھنے کا اقرار کرنا تو الگ رہا۔ ایک اچھوت بچہ کو کچھ پیش کرنے کے لئے خواہ وہ بظاہر کتنی ہی حقیر اور معمولی چیز تھی قریب نہ آنے دینا۔ اور اس کے جذبہ محبت و عقیدت کو اس بے دردی کے ساتھ کچل دینا ظاہر کرتا ہے۔ کہ گاندھی جی کی جلد جلد اور فاقہ کشی نے دور دراز کے ہندوؤں میں نہیں۔ بلکہ ہر وقت ان کے گرد و پیش رہنے والے خاص مقربین میں کہاں تک تغیر پیدا کیا۔ لیکن تعجب ہے باوجود اس کے دعوے یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اچھوت ہندوؤں کے گوشت کا پوست بن گئے اچھوت اور ہندو بھائی بھائی ہو گئے اور اچھوتوں کو انسانیت کے تمام حقوق مل گئے۔

اچھوتوں کی حمایت میں جلسے

پھر دام افتادہ اچھوتوں کو قسم قسم کے لالچ دے کر اور طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر جلسے منعقد کرائے جاتے۔ اور یہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ "دلت جاتیوں کے حقوق کے لئے پر زور مطالبہ" کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ اس قسم کے مطالبات کی حقیقت اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی۔ کہ ہندو ایک بال بھر بھی اس مقام سے آگے بڑھنے کے لئے تیار نہیں۔ جس پر اچھوتوں کے مقابلہ میں وہ کھڑے ہیں۔ اور نہ اپنے پاس سے کچھ دینے کے لئے تیار ہیں۔ بلکہ ان کی ساری کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ ادھر ادھر کی باتیں بنا کر اچھوتوں کو اپنی بناوٹی ہمدردی اور جھوٹی خیر خواہی کے دھوکہ میں مبتلا کر دیں اور یہ ظاہر کریں۔ کہ وہ اچھوتوں کو حقوق دلانے کے لئے بڑے بے تاب ہیں۔

حال کا ایک جلسہ

اسی رنگ کا ایک جلسہ حال میں ہندوؤں کی قائم کردہ "پنجاب پرانتیہ سرو دلت کانفرنس" نے لاہور میں کیا ہے۔ جس میں اول تو یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ پنجاب کے اچھوت گاندھی جی کو ان کے کٹھن برت کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور ان کی کوششوں کے لئے جو کہ وہ اچھوتوں کی دھارمک سماجک۔ اقتصادی۔ تعلیمی اور سیاسی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کر رہے ہیں۔ اپنی شکر گزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور پھر کچھ قرار دادیں پاس کی گئی ہیں جن میں سے ایک بھی تو ایسی نہیں ہے۔ جس کی رو سے ہندوؤں کو اچھوتوں کے متعلق اپنے سابقہ رویہ میں تبدیلی کرنے کے لئے کہا گیا ہو اور ان کے حقوق دینے کا مطالبہ کیا گیا ہو۔

قراردادیں

مثلاً ایک قرارداد یہ ہے۔ کہ "یہ کانفرنس سرکار سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ اچھوت جاتیوں کو زراعت پیشہ اقوام میں شامل کر کے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی جائے۔" دوسری یہ ہے۔ کہ "چونکہ دلت جاتیاں تعلیمی طور پر بہت پیچھے ہیں۔ اس لئے اس کے بچوں کو دسویں جماعت تک مفت تعلیم دینے کے لئے پنجاب گورنمنٹ اپنے بجٹ میں پہلے سے زیادہ تسلی بخش رقم منظور کر کے اپنی فراخدلی کا ثبوت دے۔ گورنمنٹ ان کے بچوں کو کالج میں تعلیم دینے کے لئے ہر ضلع میں کم از کم پانچ وظائف مقرر کرے" تیسری یہ ہے۔ کہ "یہ کانفرنس گورنمنٹ سے پر زور درخواست کرتی ہے کہ وائٹ پیپر کے صفحہ ۱۳۷ اپینڈکس نمبر ۸ پر جو پنجاب کی دلت جاتیوں کی فہرست درج ہے۔ وہ نامکمل ہے۔ اسے مکمل کیا جائے"۔

غرض جو مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ حکومت سے کیا گیا ہے۔ اگرچہ ظاہر یہ کیا گیا ہے۔ کہ یہ قراردادیں اچھوت اقوام کے لوگوں کی ہیں لیکن درپردہ نہیں۔ بلکہ کھلم کھلا انہیں مرتب کرنے والے وہی لوگ ہیں جن کے متعلق "ملاپ" (۱۳ جون) نے لکھا ہے۔ کہ "اونچ جاتیوں کے ہندو بھی کافی تعداد میں کانفرنس میں شامل تھے۔" اور کانفرنس کے صدر لالہ رام داس پرنسپل دیانند کالج ہوشیارپور کی اس بارے میں رہنمائی موجود تھی۔ ان حالات میں کس طرح ممکن تھا۔ کہ کوئی ایسی قرارداد بھی منظور کی جا سکتی۔ جس میں ہندوؤں سے کوئی مطالبہ کیا جا سکتا۔ اور ہندوؤں کو اپنے پاس سے نہیں۔ بلکہ اچھوتوں کے حقوق میں سے ہی کچھ واپس کرنا پڑتا۔ اس وجہ سے تمام قراردادوں کا رخ حکومت کی طرف پھیر دیا گیا۔ اور جس قدر مطالبات کئے گئے۔ حکومت سے ہی کئے گئے۔

حل طلب سوال

حکومت اپنے ذرائع کے لحاظ سے جس قدر ممکن ہے۔ اچھوت اقوام کی ترقی کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ اور آئندہ بھی کرتی رہے گی۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ ہندو اچھوتوں کے متعلق اپنے انسانیت کش سلوک میں تغیر کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو چند مفلوک الحال اور فاقہ کش اچھوتوں کو جمع کر کے حکومت سے مطالبات کرا لینا کوئی ایسی بات نہیں جو عام اچھوتوں کو مطمئن کر سکے۔ اور انہیں یقین دلا سکے۔ کہ ہندو ان کی بہتری و بھلائی کے لئے خود کوئی قدم اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔

ہندوؤں کی غرض

اچھوتوں سے ہندوؤں کی اس ساری نمائشی ہمدردی اور

خیر خواہی کی بنیاد محض اس امر پر ہے۔ کہ اچھوت اقوام ان سے علیحدگی اختیار کر کے اپنے لئے ترقی کی کوئی صورت اختیار نہ کریں اور پہلے کی طرح ان کی غلامی میں ہی زندگی بسر کرتی رہیں یہی وجہ ہے کہ جہاں ہندو اپنے ناروا سلوک اور غیر مناسب رویہ میں اصلاح کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور نہ اس بارے میں اچھوتوں کو کسی قسم کا مطالبہ کرنے کا موقع دینا چاہتے ہیں۔ وہاں ہر موقع پر خود یہ مطالبہ کرتے رہتے ہیں۔ کہ اچھوتوں کو دھرم کا پالن کرنا چاہیئے یعنی ہندو ہی کہلانا

اچھوت اقوام کا ہندو کہلانا

لیکن اب جبکہ اچھوت اقوام میں بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ اور عرصہ دراز کے تجربہ نے ان پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہندو کہلانا ان کے لئے کسقدر مصائب اور ذلتوں کا موجب ہے۔ امید نہیں کی جا سکتی کہ سمجھدار اور لکھے پڑھے اچھوت ہندوؤں کے اس مطالبہ کو کچھ وقعت دینے کے لئے تیار ہوں۔ آخر مذہب کی بھی کوئی غرض ہونی چاہیئے وہ ہندو دھرم جس نے ہزارہا سال کے عرصہ میں اچھوت اقوام کو نہ صرف کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔ بلکہ الٹا انہیں ذلت و ادبار کے گڑھے میں گرائے رکھا۔ اور انہیں سطح زمین پر بسنے والی مخلوق میں سے سب سے بدترین قرار دیا۔ اس کا پالن کر کے آئندہ انہیں کونسی بہتری کی توقع ہو سکتی ہے۔ ہندو دھرم نے اچھوت اقوام کی نسلیں کی نسلیں تباہ کر دیں۔ ان کی ترقی کے تمام راستے مسدود کر دیئے۔ ان کے چہروں کو ذلت و ادبار کی سیاہی سے سیاہ کر دیا۔ اب جبکہ انہیں ہوش آ رہی ہے۔ وہ اپنی ذلت محسوس کرنے لگے ہیں۔ اپنی تباہی و بربادی سے واقف ہو چکے ہیں۔ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اب بھی وہ اسی دھرم کا طوق اپنے گلے میں ڈالے رکھیں۔ اب وہ یقیناً اپنے لئے نیا راستہ تجویز کریں گے لیکن ضرورت ہے۔ کہ بنی نوع انسان سے ہمدردی رکھنے والا ہر انسان ان کی طرف امداد کا ہاتھ بڑھائے۔ اور ذلت و ادبار سے نکلنے میں ان کی مدد کرے ❊

گاندھی جی کی دولھا دلھن کو نصائح

۱۶ رجون کو جب گاندھی جی کے ایک بیٹے کی شادی ہوئی۔ تو گو اسے "ویدک دہرم کے مطابق" بنانے کے لئے اسکی رسوم ایک شاستری سے ادا کرائی گئیں۔ لیکن اس موقعہ پر دولھا دلھن کو ان کی آئندہ زندگی کے متعلق نصائح کرتے ہوئے خود گاندھی جی نے تقریر کی اور اس طرح اسلام نے نکاح کا جو طریق رکھا ہے۔ اور جس کے ماتحت خطیب موقعہ و محل کے مناسب نصائح کرتا ہے۔ اس کے پر حکمت ہونے کا عملی اعتراف کیا۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ اسلام کو اس بارے میں بھی فضیلت حاصل ہے ❊

مسلمانانِ کشمیر کو ضروری مشورہ

مسلمانانِ کشمیر کی خانہ جنگی کو دیکھ کر ہر اس شخص کا سر ندامت اور شرمندگی سے جھک جاتا ہے جسے مسلمانانِ کشمیر کے ساتھ ان کی مظلومیت میں ہمدردی ہے۔ اور جس کی خواہش ہے۔ کہ وہ ذلت و ادبار کے گڑھے سے نکل آئیں۔ در اصل وہ قوم جو نکبت کے انتہائی درجہ پر پہنچ جائے۔ اس میں ایسے لوگوں کا پایا جانا جو اپنی ہی قوم کی تباہی و بربادی کے سامان پیدا کرنے والے اور مخالف طاقتوں کو امداد دینے والے ہوں۔ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ ایسے ہی لوگ مسلمانانِ کشمیر کی تباہی کا موجب بن رہے ہیں۔ اگرچہ اس بات کا پتہ لگانا کوئی مشکل نہیں۔ کہ کونسا فریق قوم سے غداری کا مرتکب ہو کر خانہ جنگی کی آگ بھڑکا رہا۔ اور حکومت کے لئے تشدد کرنے کا موقع پیش کر رہا ہے۔ لیکن ہر فریق چونکہ دوسرے پر یہ الزام رکھتا ہے اس لئے اصلیت تک پہنچنے کے لئے دوسرے قرائن کے علاوہ ایک یہ بھی ہے۔ کہ ہندو پریس کے رویہ کو دیکھا جائے۔ جس نے قدم قدم پر مسلمانانِ کشمیر کی مخالفت کی۔ اور ہر موقع پر ریاست کو حق بجانب قرار دیا۔

اخبار پرتاپ (۱۶ رجون) میر واعظ یوسف صاحب کو قانون کا پابند اور شیخ عبداللہ صاحب کو قانون شکن قرار دیتا ہوا لکھتا ہے:۔

"میر واعظ کی پارٹی ہندوؤں سے بنا کر رکھنا چاہتی ہے اور عبداللہ کی پارٹی اپنی اکثریت کے نشہ میں سرشار انہیں خاطر میں نہیں لاتی۔ میر واعظ کی پارٹی مسلمانوں کے لئے حقوق حاصل کرنا چاہتی ہے۔ لیکن مہاراجہ کو چھیڑنا نہیں چاہتی۔ بخلاف اس کے عبداللہ کی پارٹی اگر اس کا بس چلے۔ تو ریاست کے انتظام میں انقلاب لانے سے نہ چوکے"

اس میں تو کوئی شک نہیں۔ کہ ہندو مسلمانانِ کشمیر کے حقوق و مطالبات کے سخت مخالف ہیں۔ اور وہ نہیں چاہتے۔ کہ انہیں نہایت قلیل التعداد ہوتے ہوئے ریاستی حکومت میں جو غلبہ و اقتدار حاصل ہے۔ اس میں ذرہ بھر بھی کمی آئے۔ پھر وہ پارٹی جو ان ہندوؤں سے بنا کر رکھنا چاہتی ہے۔ وہ وہی ہو سکتی ہے۔ جو مسلمانوں کے حقوق کی ہندوؤں کی طرح ہی مخالف ہو۔ اس کے مقابلہ میں شیخ عبداللہ صاحب کی پارٹی کا یہ جرم کہ وہ ریاست کے انتظام میں انقلاب لانا چاہتی ہے۔ حقیقت میں جرم نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ سے ضروری اور قابل قدر چیز ہے۔ کیونکہ وہ ریاست کا انتظام جو نقائص سے پُر ہے۔ جس میں مسلمانوں کے ساتھ داد رسی نہیں کی جاتی جسکی وجہ سے مسلمان تشدد کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ وہ اسی قابل ہے۔ کہ اس میں انقلاب لایا جائے۔ اور جن لوگوں کو یہ توفیق حاصل ہوگی۔ وہ نہ صرف مسلمانوں کے بلکہ خود ریاست کے بہت بڑے محسن ہوں گے۔ اور ان کی قدر کرنا ہر شریف انسان کا فرض ہے ❊

پس مسلمانانِ کشمیر کو قوم اور ملک کے حقیقی خیر خواہوں اور غداروں میں نمایاں طور پر تمیز پیدا کر دینی چاہیئے۔ اور وہ اس طرح کہ ان لوگوں کا ساتھ دینا چاہیئے۔ جو اخلاص کے ساتھ اور ذاتی مفاد کو نظر انداز کر کے میدان عمل میں کھڑے ہیں ❊

احمدی نوجوانوں کی فوجی ٹریننگ

احمدی نوجوانوں کو ٹیریٹوریل فوج میں بھرتی ہونے کے لئے جو تحریک حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے "الفضل" کے ذریعہ فرمائی ہے۔ اس کے متعلق اخبار "ملاپ" (۱۰ رجون) لکھتا ہے۔ "گورنمنٹ کو بھی اور عوام کو بھی احمدیوں کی فوج کی طرف ضرور متوجہ ہونا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ یہ فوجی تیاریاں بظاہر چاہے کچھ کہیں۔ لیکن اپنے اندر اصلی غرض و غایت کیا رکھتی ہیں"

تعجب ہے۔ اگر ہندو لیڈر مردوں کو چھوڑ کر ہندو عورتوں کو بھی فوجی تیاریاں کرنے کی تحریک کریں۔ تو معمولی بات ہو۔ اور احمدی جماعت اگر نوجوانوں کو گورنمنٹ کی قائم کردہ ٹیریٹوریل فورس میں بھرتی ہونے کی تحریک کرے۔ تو "ملاپ" کو ڈراؤنے خواب نظر آنے لگ جائیں مگر اس میں گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ احمدیوں کی اصل غرض و غایت اپنے ملک کی خدمت کرنا۔ اور امن و امان قائم کرنے میں امداد دینا ہے جس کے لئے نوجوانوں کا فوجی تعلیم سے واقف ہونا ضروری ہے۔ لیکن افسوس کہ ذرائع کی کمی اور دیگر مشکلات کی وجہ سے اس وقت تک یہ کام بالکل ابتدائی صورت میں ہے۔ اور عملی طور پر اس کا کوئی نتیجہ تاحال برآمد نہیں ہوا۔ ہماری جماعت کے نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ پورے شوق اور کوشش کے ساتھ اس پہلو سے بھی خدمات بجا لائیں۔ تاکہ پوچھنے والوں کو معلوم ہو سکے۔ کہ ہماری فوجی تیاریاں اپنے اندر اصلی غرض و غائت کیا رکھتی ہیں ❊

منوسمرتی اور آریہ

۱۴ رجون کے "الفضل" میں "ویدک دہرم اور فرقہ نسواں" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا گیا تھا۔ جسمیں منوسمرتی کے حوالجات کی بنا پر ثابت کیا گیا تھا۔ کہ ہندو دہرم میں عورت کو نہایت ہی حقیر چیز قرار دیا گیا ہے۔ حوالے چونکہ بالکل درست اور اپنا مطلب خوب واضح کر رہے تھے۔ اس لئے ان کی تردید کی تو کسی ویدک دہرمی کو جرأت نہیں ہوئی۔ البتہ "آریہ گزٹ" (۲۰ رجون) نے یہ کہکر کہ "تمام عبارات منوسمرتی پر گھڑی گئی ہے" منوسمرتی کو اپنی مذہبی کتاب ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ اور لکھدیا ہے۔ کہ "ہندوؤں کی

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

یکم جون ۱۹۳۳ء

کفر و اسلام شیخ دوست محمد صاحب تاجر نانڈلیانوالہ جن کے دوسرے بھائی شیخ محمد محسن صاحب و شیخ عبدالعزیز صاحب بہت مخلص احمدی ہیں۔ حضور کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے ان کے متعلق عرض کیا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت دیرینہ اخلاص رکھتے ہیں۔ لیکن ابھی تک سلسلہ میں داخل نہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو کلمہ پڑھے۔ نماز ادا کرے۔ مسلمانوں کا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے۔ تو پھر ایسے شخص کو کسی اور وجہ سے کافر کہنا میری سمجھ میں نہیں آتا۔ اس لئے میں احمدیت میں داخل نہیں ہوا۔ حضور نے فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ بھی تو فرمایا ہے کہ جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے۔ وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کی بیان کردہ تین باتیں ہی نہیں۔ بلکہ اور باتوں کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ پھر دیکھئے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت عبداللہ ابن ابی ابن سلول میں یہ تینوں باتیں موجود تھیں۔ مسلمانوں کا ذبیحہ کھاتا تھا۔ اور نماز بھی پڑھتا تھا۔ بلکہ وہ صحابی بھی کہلاتا تھا۔ کفار کے مقابلہ میں جنگوں میں بھی شریک ہوا۔ مگر باوجود اس کے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اس کے متعلق فرمایا۔ اس کی قبر پر کبھی کھڑا نہ ہو۔

پھر فرمایا:- آپ کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے میں یہ چیز روک نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ایسے بھی لوگ ہیں۔ جو احمدی کہلاتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکروں کو کافر نہیں سمجھتے۔ آپ ان میں داخل ہو جائیں۔

کمزوریاں اس پر شیخ صاحب نے کہا۔ ان لوگوں سے تو ہم پہلے ہی آگے ہیں۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عقیدت رکھتے ہیں) ان میں داخل ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ مجھ میں کمزوریاں ہیں۔ اور میں ڈرتا ہوں۔ کہ میرے احمدیت میں داخل ہونے پر میری کمزوریوں کی وجہ سے سلسلہ بدنام نہ ہو۔ اس وجہ سے میں نے ابھی تک بیعت نہیں کی۔ (یہ کہتے ہوئے رقت سے ان کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے)

ماموروں کی بھول ایک گفتگو کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا ماموروں کی کسی امر میں بھول بھی حکمت کے ماتحت ہوتی ہے۔ مثلاً اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز میں کبھی نہ بھولتے تو امت کو معلوم نہ ہو سکتا۔ کہ نماز میں بھولنے پر کیا کرنا چاہیئے۔ آپ کی اس قسم کی بھول نے سجدہ سہو کا طریق بتا دیا۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھے لیلۃ القدر بتائی گئی تھی۔ لیکن دو آدمیوں کے لڑنے کا شور سن کر بھول گئی۔ اب بظاہر تو یہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بھول جانے کی وجہ سے کتنا بڑا نقصان ہو گیا۔ لیکن حقیقت میں بہت بڑا فائدہ ہوا۔ اب رمضان کے آخری عشرہ میں مسلمان اس کی تلاش میں عبادت کرتے ہیں۔ لیکن اگر اس کا خاص وقت بتا دیا جاتا۔ تو قضاء عمری کی طرح صرف اسی رات کو جاگتے اور اس قدر عبادت کرنے سے محروم رہ جاتے۔

۷ر جون ۱۹۳۳ء بعد عصر

مسلمانوں کا عروج و زوال سخت گرمی پڑنے کے ذکر پر کسی نے کہا۔ پہلے تو معلوم نہ تھا۔ کہ بیماریوں کے جرمز ہوتے ہیں۔ مگر اب کہا جاتا ہے۔ کہ گرمی سے وہ مر جاتے ہیں۔ اس لئے گرمی پڑنا بھی مفید ہی ہوتا ہے۔

فرمایا۔ مسلمانوں کے عروج کے زمانہ میں تحقیقات اس حد کو پہنچ چکی تھی۔ کہ بیماریوں کے جرمز ہوتے ہیں۔ اور یورپین ڈاکٹروں نے خود اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ ایک مشہور ڈاکٹر نے لکھا ہے۔ کہ چونکہ اس زمانہ میں خوردبین ایجاد نہ ہوئی تھی۔ اسلئے مسلمان طبیب بیماریوں کے جرمز دکھا نہ سکے۔ ورنہ جرمز تک ان کی تحقیقات پہنچ چکی تھی۔

دراصل موجودہ ڈاکٹری کی اپنی ناواقفیت کی وجہ سے بہت کچھ بے جا تعریف کی جاتی ہے۔ ورنہ بہت سی باتیں اسمیں ایسی ہیں۔ جو مسلمانوں کے عہد کی ایجاد شدہ ہیں۔ مثلاً اسلامی عہد کی طبابت میں لکھا ہے۔ کہ کمزور کو بکرے کے کپورے کھلائے جائیں۔ پہلے اس پر لوگ ہنستے تھے۔ مگر اب خود اس علاج کو مفید قرار دے رہے ہیں۔ اسی طرح ڈیمین ایک بہت مقوی اور مفید چیز قرار دی جاتی ہے۔ لیکن وہ بعینہٖ حلوہ سوہن ہے۔ جو طریق حلوہ سوہن بنانے کا ہے۔ وہی ڈیمین کا ہے۔ اور وہی اشیا اسمیں ڈالی جاتی ہیں۔

مسلمانوں کے عہد میں مختلف امراض کے علاج کے لئے مختلف وارڈ مقرر تھے۔ اور اسلامی سلطنت میں شفاخانوں کے انسپکٹر جنرل کا عہدہ موجود تھا۔ وہ جس شفاخانہ کی تصدیق کرتا۔ اسے حکومت کی طرف سے مالی امداد ملتی تھی۔

مسلمانوں کی چند ایجادیں حال میں انگریزی کی ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ میوزک کے تمام اوزان جن پر اب یورپ کو بڑا فخر ہے۔ تمام کے تمام ہسپانیہ کے مسلمانوں میں رائج تھے۔ ان کی کتابوں سے یورپ والوں نے نقل کئے۔ مگر ان کتابوں کو چھپا دیا گیا۔ توپ اور بندوق سب سے پہلے مسلمانوں نے ایجاد کی۔ اور ترکوں نے پہلے پہل انہیں استعمال کیا۔ مگر اب ان پر قبضہ یورپ کا ہو گیا۔ دہلی کے قلعہ میں شاہی حمام ایک چراغ سے گرم ہوتا تھا۔ اور چراغ خود بخود جلتا رہتا تھا۔ انگریزوں نے جب قلعہ پر قبضہ کیا۔ اور حمام کو اکھیڑ کر معلوم کرنا چاہا۔ کہ کس طرح بنایا گیا ہے۔ تو وہ چراغ بجھ گیا۔ اور پھر نہ بنا سکے۔

مسلمانوں کے ادبار کی وجہ غرض مسلمانوں نے عروج کے زمانہ میں بڑی بڑی ایجادیں کیں۔ مگر مصیبت یہ پیش آئی۔ کہ علماء اور صوفیاء نے ان کو اسلام کے خلاف قرار دے دیا۔ بجائے اس کے کہ وہ عیاشی کو رد کرتے۔ جس میں اس قسم کی ترقیات نے اضافہ کر دیا تھا۔ انہوں نے سامان ترقی کی مخالفت شروع کر دی۔ جو نتیجہ تھا غلط تصوف کا۔ اس وجہ سے مسلمانوں میں وہ ترقیات محفوظ نہ رہ سکیں۔

ایک اور وجہ یہ بھی ہوئی۔ کہ مسلمانوں کی آخری ترقی یورپ میں تھی۔ اور وہ ترک تھے۔ جو ہر طرف سے دشمنوں میں گھرے ہوئے تھے۔ اور ان کے سامنے ہر وقت تلوار ہی تھی۔ یعنی وہ لڑائی جنگ میں مصروف رہے۔ ایجادات کی طرف توجہ کرنے کا انہیں موقع ہی نہیں ملا۔ اس کے ساتھ ہی وہ یورپ کی عیاشی سے متاثر ہو کر اس میں پھنس گئے۔ اس طرح اسلامی ایجادیں اور اسلامی ترقیاں ختم ہو گئیں۔ میرا خیال ہے۔ اگر مسلمانوں کی آخری ترقی ٹرکی کی بجائے کسی اور ملک میں ہوتی۔ تو یہ انجام نہ ہوتا۔

۱۶ر جون بعد عصر

ان اول بیت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے عرض کیا۔ قرآن شریف میں جو آیا ہے۔ ان اول بیت وضع للناس کیا اس بیت کی بنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شروع کی تھی۔ فرمایا:- اسے بنایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تھا۔ مگر اس کے آثار پہلے سے تھے۔ وہاں گئے اور قرآن میں آیا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے خدا میں نے تیرے گھر کے پاس اپنی ذریت کو ٹھہرایا ہے۔ عرض کیا گیا۔ کہ کس نے اس کی پہلے بنیاد رکھی تھی۔ فرمایا۔ معلوم نہیں۔ مگر میور جیسا متعصب شخص بھی تسلیم کرتا ہے۔ کہ تاریخ عرب سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ گھر بہت پرانا تھا۔ ہم تو اول بیت وضع للناس کے یہ معنی کرتے ہیں۔ کہ تمام بنی آدم کو جمع کرنے کے لئے یہی (گھر) اول ہے اور یہی آخر۔

احمدیت کے متعلق مضمون

خلافت احمدیہ اور قدرت ثانیہ

خدا تعالےٰ کا ازلی قانون ہے۔ کہ وہ ہر خشک سالی کے بعد باران رحمت نازل فرماتا ہے۔ اجڑی ہوئی بستیوں اور ویرانوں کو از سر نو زندگی بخشتا ہے۔ ہمارے زمانہ میں بھی اس کی قدیم سنت جلوہ فگن ہوئی اور اس نے اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بے راہروؤں کو راہ پر لانے اور جادہ مستقیم پر چلانے کے لئے عین وقت پر مبعوث فرمایا۔ اس برگزیدہ انسان نے اپنی مقدس زندگی کا ایک ایک لمحہ بنی نوع کی ہمدردی میں صرف کر دیا۔ اور اپنے بعد ایک عظیم الشان جماعت چھوڑ گیا۔ جس کا کام خدمت دین اور آپ کی بعثت کی غرض کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا ہے۔

غیر مبایعین کا خیال ہے۔ کہ اس اہم فرض کی سر انجام دہی کے لئے صدر انجمن احمدیہ کا وجود قائم کیا گیا تھا۔ لیکن ہمارے نزدیک ایسے واجب الاطاعت امام کا انتخاب لابدی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین اور انجمن کے جملہ امور کا نگران ہو۔ اور ہر احمدی پر فرض ہے۔ کہ وہ اس کے ہاتھ پر بیعت کرے۔ اور اس کی اطاعت کو اپنا فرض منصبی سمجھے۔

اس وقت میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے بعد خلافت کے قائل تھے۔ اور آپ کی متعدد تحریرات اس پر شاہد ناطق ہیں۔

یہ امر کسی سے مخفی نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں اپنے بعد "قدرت ثانیہ" کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ قدرت ثانیہ سے کیا مراد ہے؟ ہمارا دعویٰ ہے کہ قدرت ثانیہ سے خلافت مراد ہے۔ اور اس کے لئے ہمارے پاس مفصلۂ ذیل دلائل ہیں۔

قدرت ثانیہ کی جس قدر علامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں۔ وہ صرف خلافت ہی میں پائی جا سکتی ہیں۔ صدر انجمن کسی صورت میں ان کی مصداق نہیں ہو سکتی۔

پہلی دلیل

الوصیت صٓ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے"۔ یہاں اجمال ہے تفصیل ملاحظہ ہو۔ "تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو آخر تک صبر کرتا ہے۔ خدا کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا" (الوصیت صٓ)

معلوم ہوا۔ کہ قدرت ثانیہ سے مراد خدا تعالےٰ کا خلافت کو قائم کرنا ہے جیسا کہ آج سے چودہ سو سال قبل اس نے اپنی زبردست قدرت کو ظاہر کیا۔ اور حضرت ابوبکرؓ کو حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کی جانشینی کی خلعت مرحمت فرمائی۔ بعینہٖ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ابوبکرؓ کے مثیل کا وجود ضروری ہے۔ اور خلافت کا قیام یقینی۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے فرمایا۔

انا اوحینا الیک کما اوحینا الیٰ نوحٍ والنبیین من بعدہٖ۔ مطلق وحی تو کبھی کو بھی ہو جاتی ہے۔ اور غیر انبیاء کو بھی۔ مگر تمثیل سے واضح ہو گیا۔ کہ یہاں وحی سے مراد وحی نبوت ہے۔ اسی طرح جو مثال الوصیت میں بیان ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا۔ کہ گرتی ہوئی جماعت کو سنبھالنے کے لئے بھی وہی طریق عمل میں لایا جائیگا جو صدیق اکبر کے وقت میں لایا گیا۔ یعنی خلافت کو قائم کیا جائیگا۔

دوسری دلیل

الوصیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک کہ میں نہ جاؤں"۔ صٓ

کس قدر واضح اور بدیہی دلیل ہے۔ صرف خلافت ہی ایک ایسا مفہوم ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں نہیں پایا جا سکتا۔ کیونکہ خلافت کے معنے ہیں کہ نائب اپنے منوب عنہ کی وفات کے بعد اس کے مقام پر کھڑا ہو۔ اور ظاہر ہے۔ کہ موت اور حیات ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ لیکن خلافت کے سوا انجمن یا جماعت کا غلبہ ایسے امور نہیں ہیں۔ جو عقلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں وجود پذیر نہ ہو سکتے ہوں۔ ساری دنیا کا لوائے احمدیت کے نیچے آ جانا اور جماعت میں بہترین مبلغوں کا پیدا ہو جانا سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں عقلاً ممکن ہے۔ لہٰذا قدرت ثانیہ سے یہ چیزیں مراد نہیں ہو سکتیں۔ اس صورت میں صرف خلافت ہی ان معنوں کی متحمل ہو سکتی ہے۔

تیسری دلیل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"لیکن جب میں جاؤنگا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا"۔ (الوصیت صٓ)

اس حوالے سے بھی ثابت ہے۔ کہ قدرت ثانیہ ایک ایسا مفہوم ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں وجود پذیر نہیں ہو سکتا۔ اور ہم ادھر ثابت کر چکے ہیں۔ کہ وہ مفہوم خلافت ہے اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ میری وفات کے بعد قدرت ثانیہ کو خدا تمہارے لئے بھیج دیگا۔ اسلئے آپؑ کے بعد اس کا آنا بھی ضروری ہے۔ غرض ایسی چیز جو حضرتؑ کے وقت میں نہ آ سکے اور آپ کی وفات کے بعد معاً اس کا آنا لازمی ہو۔ وہ قدرت ثانیہ ہے اور ان دونوں علامتوں کی حامل خلافت ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا۔ کہ قدرت ثانیہ ہی خلافت ہے۔

چوتھی دلیل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہوتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ **دوسری مرتبہ** اپنی زبردست **قدرت** ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے"۔ (الوصیت صٓ)

گویا نبی کی وفات کے بعد اس کی جماعت میں ایک زلزلہ بپا ہو جاتا ہے۔ جسے قدرت ثانیہ دور کرتی ہے۔ اس کی توضیح کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تقریر ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ جو اپنی وفات سے ایک ماہ قبل حضورؑ نے فرمائی اور اپریل ۱۹۰۸ء کے بدر میں چھپ چکی ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں:۔

"جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں۔ تو دنیا میں ایک زلزلہ آ جاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی **خلیفے** کے ذریعے اس کو مٹاتا ہے"۔

اس تقریر کو الوصیت کی محولہ بالا تحریر کے ساتھ ملانے سے صاف کھل جاتا ہے۔ کہ قدرت ثانیہ سے مراد **خلافت** ہی ہے۔

پانچویں دلیل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ان الفاظ میں جو اوپر درج ہوئے۔ ایک قاعدہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ نبی یا شیخ کی وفات سے جو تزلزل اور اضطراب پیدا ہوتا ہے۔ وہ کسی **خلیفے** کے ذریعہ دور کیا جاتا ہے۔ پس وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی نہیں سمجھتے۔ آپ کو شیخ تو سمجھتے ہیں۔ حضورؑ کا الہام بھی ہے۔ جس میں آپؑ کو خدا تعالےٰ نے شیخ کا خطاب دیا ہے پس ضرور ہے۔ کہ اس شیخ اعظم کی وفات سے جو زلزلہ پیدا ہو اسکو خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کے مطابق خلافت کے ذریعہ دور فرمائے۔ اس لحاظ سے بھی آپ کے بعد سلسلہ خلافت ثابت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں سے جہاں جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت کا پرزور ثبوت ملتا ہے وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جماعت کی ترقی اور غلبہ خلافت سے ہی وابستہ ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

انبیاء جس راستبازی کو دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ دوسری قدرت یعنی خلافت کے ذریعے کرتا ہے۔ پس مبارک ہیں وہ جو قدرت ثانیہ کے دامن سے وابستہ ہیں۔

خاکسار محمد سلیم (مولوی فاضل) "جامعہ"

اسلام میں خودکشی کی ممانعت

دنیا مشکلات و مصائب۔ رنج و غم۔ فکر و الم اور حزن و ملال کا گھر ہے۔ اور کوئی شخص دنیاداروں میں سے آپ کو ایسا نہیں ملے گا جسے کسی نہ کسی رنگ میں غموم و ہموم نے گھیر کر اطمینان قلب سے محروم نہ کر رکھا ہو۔ کسی شخص کو اگر یہ غم کھائے جا رہا ہے۔ کہ اس قدر بڑے کنبہ کی پرورش سکے کیا سامان ہونگے۔ اتنے بچوں کی پوشش و خوراک کا انتظام اپنے محدود ذرائع آمد کی موجودگی میں وہ کیسے کر سکیگا۔ تو دوسرے کو ہر وقت یہ خیال پریشان رکھتا ہے۔ کہ اس کی اسقدر کثیر دولت اور جائیداد کا اس کے بعد کون وارث ہوگا۔ وہ ہر وقت کسی بچہ کی مسکراہٹ پر اپنا سب کچھ نچھاور کر دینے کی آرزو اور حسرت سے بے تاب رہتا ہے۔ کسی کو اپنی یا اپنے متعلقین کی بیماری کا فکر ہے۔ تو کسی کو اسکے اعزاء یا اقرباء کی طاقت و قوت انگارو پر لوٹا رہی ہے۔ غرضیکہ کوئی انسان ایسا نہیں۔ جو کسی نہ کسی رنگ کے فکر و غم میں مبتلا نہ ہو۔ اور سوائے ان لوگوں کے جو اللہ تعالٰے کی یاد سے اپنے دلوں کو تقویت دیتے ہیں۔ اور جنہیں اللہ تعالٰے کی مخفی اور زبردست طاقتوں کا احساس پُر امید رکھتا ہے کوئی ایسا شخص نہ ہوگا۔ جس کی دنیاوی زندگی کو گوناگوں ہموم و غموم نے تلخ نہ کر رکھا ہو۔

دنیوی مصائب و آلام

اس کے علاوہ دنیوی معاملات میں جو مشکلات اور مصائب پیش آتی ہیں۔ وہ بھی انسان کے دنیوی عیش و آرام کو منغض کر دینے والی اور اس کی امیدوں اور آرزوؤں کے پودہ کو مرجھا دینے والی ہوتی ہیں۔ قدم قدم پر اسے مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ جو اس کے حوصلوں کو پست کر دیتی ہیں۔ اور اس کی ترقی کے رستہ میں ایک مایوس کن رکاوٹ کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔

کامیابی کا راز

اس لئے اس دنیا میں کامیابی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان اپنے خالق و مالک کے احکام پر چلتا ہوا نہ گھبرا نہ جائے۔ بلکہ جو بھی روک سامنے آئے۔ اس سے مرعوب ہونے کی بجائے خدا تعالٰے پر بھروسہ کرتا ہوا عزم صمیم کے ساتھ اسے سر کرنے اور اس پر قابو پانے کے لئے آگے بڑھے۔ یہی وہ چیز ہے جو انسان کی اس دنیا میں کامیابی کی ضامن ہو سکتی ہے۔ ورنہ اگر انسان مشکلات سے دوچار ہوتے ہوئے مایوسی اور ناامیدی کا شکار ہو جائے۔ اور اس وہم میں مبتلا ہو جائے۔ کہ اب میرے لئے ان مصائب سے نجات پانے اور دنیا میں کامیابی حاصل کرنے کی کوئی صورت نہیں۔ تو یہ یقینی امر ہے۔ کہ ایسا انسان دین و دنیا کسی کام کا نہیں رہ جاتا۔

کامل مذہب کا فرض

پس وہ مذہب جو اپنے پیروؤں کو ہر لحاظ سے کامل انسان بنانے اور دین کے ساتھ دنیوی ترقیات کے بام پر پہنچانیکا مدعی ہو۔ اسکے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ایسی تعلیم دے۔ جو انسان سے مایوسی کو دور رکھنے والی ہو۔ اور اسے سکھائے۔ کہ مشکلات زمانہ اور مصائب دہر کا مقابلہ مردانہ وار کرنا چاہیئے۔ تکالیف کو دیکھکر گھبرا اٹھنا اور مایوس ہو کر بیٹھ جانا انسانیت کی تحقیر و تذلیل کرنا ہے۔

اسلام کی خصوصیت

لیکن مذاہب عالم کی تعلیمات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کے سوا کوئی مذہب اس خصوصیت کا حامل نہیں ہے۔ ایسے مذاہب تو بے شک آپ کو ملیں گے۔ جو دنیاوی مشکلات سے کنارہ کشی کر کے اور اس جہان کی الجھنوں سے دامن بچا کر رہبانیت کی زندگی اختیار کرنے کی تلقین کرینگے۔ یا یہ سبق دینگے۔ کہ انسان کو چاہیئے۔ دنیوی لذات اور نعمائے الٰہی کو ترک کر کے حیوانات کی زندگی بسر کرے۔ اور خدا تعالٰے نے کھانے پینے کی جو چیزیں انسان کے لئے پیدا کی ہیں۔ انہیں یا تو بالکل ترک کر دے۔ یا ان کو غیر طیب بنا کر کھائے۔

لیکن ایسا کوئی مذہب سوائے اسلام کے نہ ملے گا۔ جو یہ سکھائے کہ دنیا میں تمہیں اسواسطے بھیجا گیا ہے۔ کہ اس میں رہو۔ اس کے آرام و آسائش حاصل کرنے کے لئے جائز طور پر اور اس حد تک کہ اللہ تعالٰے کی طرف سے غفلت نہ پیدا ہو جائے۔ کوشش اور جدوجہد کرو۔ اللہ تعالٰے کی پیدا کردہ نعمتوں سے اس کی حد بندیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پوری طرح فائدہ اٹھاؤ۔ دنیا کی کشمکش سے علیحدہ ہو کر بزدل نہ بنو۔ بلکہ دنیا کے معاملات میں پڑو۔ ان سے گھبراؤ نہیں۔ ان کے سامنے ہمت مت ہارو۔ بلکہ جو بھی مشکل درپیش ہو۔ اس کا ہمت و استقلال کے ساتھ مقابلہ کرو۔ اور اللہ تعالٰے کی نصرت و تائید حاصل کرنے کی کوشش کے ساتھ اس پر غلبہ پانے کی جدوجہد کرو۔ مال و دولت جائز طریق سے خوب کماؤ۔ اور جائز طریق سے اسے استعمال کرو۔ اس سے آرام اٹھاؤ۔ شادی کرو۔ بچے پیدا کرو۔ دنیوی تفکرات اور پریشانیوں سے ڈر کر ان کی پیدائش کو روکنے کا خیال نہ کرو غرضکہ دنیاوی جدوجہد میں اللہ تعالٰے کی عبادت اور اس کے فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ پوری طرح دنیوی معاملات میں حصہ لو۔ بس صورت میں تمہارا ہر فعل دینی بن جائے گا۔ مایوسی سے بچو۔ اور کسی صورت میں بھی ناامیدی کو اپنے پاس نہ آنے دو کہ یہی کامیابی اور ترقی کا گر ہے۔

اسلام میں مایوسی کے خلاف تعلیم

بے شک سینکڑوں ہزاروں غیر مسلم ایسے نظر آئیں گے جو مشکلات زمانہ کا ہمت و استقلال کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔ مصائب و آلام برداشت کرتے ہوئے دنیوی معاملات میں مصروف ہیں۔ لیکن اس وجہ سے ان کے مذہب کو کوئی کریڈٹ حاصل نہیں ہو سکتا اور کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان کے مذہبی تمدن کی بنیاد ایسی مستحکم ہے۔ کہ کوئی چیز انکی زندگی میں تزلزل پیدا نہیں کر سکتی بلکہ یہ صرف ان کا طبعی طبعی رجحان ہے اور فطرتی کشش جس کی وجہ سے وہ دنیا میں پھنسے ہوئے ہیں لیکن اس کے برعکس اسلام نے اس چیز کو مذہب میں داخل کیا ہے۔ بلکہ جزو ایمان قرار دیا ہے قرآن کریم میں خدا تعالٰی فرماتا ہے:۔ لا تایئسوا من روح اللہ انہ لا یایئس من روح اللہ الا القوم الکفرون ط یعنی اے مسلمانو! تمہاری زندگی کی بنیاد اس امر پر ہونی چاہیئے کہ یاس و ناامیدی تمہارے پاس نہ پھٹکنے پائے۔ اور یہ اس قدر ضروری چیز ہے۔ کہ اگر تم مایوسی کا شکار ہو گئے۔ دنیوی مشکلات سے گھبرا گئے۔ تو یاد رکھو۔ تمہارا ایمان سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

خودکشی کی ممانعت

خودکشی کا ارتکاب ناامیدی ہی کے نتیجہ میں کیا جاتا ہے۔ اور اسی لئے اسلام نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ من تردی من جبل فقتل نفسہ فھو فی نار جھنم یتردی فیہ خالداً مخلداً فیھا ابداً ومن حسیٰ سماً فقتل نفسہ فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جھنم خالداً مخلداً فیھا ابداً ومن قتل نفسہ بحدیدۃ فحدیدتہ فی یدہ یجأ بھا فی بطنہ فی نار جھنم خالداً مخلداً فیھا ابداً (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۵) یعنی جو شخص پہاڑ سے گر کر اپنے آپ کو ہلاک کرے گا۔ وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ایسا ہی کرتا رہے گا۔ جو زہر کھا کر خودکشی کرے گا۔ تو دوزخ میں بھی وہی زہر اس کے ہاتھ پر ہوگی۔ اور وہ اس کو ہمیشہ کھاتا رہے گا۔ اور جس نے کسی آلہ سے اپنا کام تمام کیا۔ دوزخ میں وہی آلہ اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور وہ اسے ہمیشہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہیگا

یورپ اور خودکشی

اسی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ کہ گو عام مسلمان اسلام کی اصل تعلیم سے بہت کچھ ناواقف ہو چکے ہیں۔ تاہم ان میں خودکشی کی وارداتیں مہذب و متمدن یورپ کے مقابلہ میں بالکل کم اور ایسی کم ہوتی ہیں۔ جنہیں نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ یورپ میں اعلیٰ درجہ کی تعلیم اور تہذیب کے باوجود اور پھر ہندوستان کی غیر مسلم اقوام میں خودکشیوں کی رفتار جس سرعت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ اسے دیکھکر کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس کی ذمہ داری ان لوگوں کے مذاہب پر بھی عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ نہ تو انہوں نے ہر تکلیف اور ہر مصیبت کے وقت اپنے پیروؤں کو پر امید رہنے کی تلقین کی۔ اور نہ خودکشی کو جرم قرار دے کر اس سے باز رکھنے کی کوشش کی

ضروری اطلاع

نظارت بیت المال کی طرف سے دیہاتی انجمنوں کے لئے آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کی اطلاع ہر ایک آنریری انسپکٹر۔ اور اس حلقہ کی انجمن کو دی جا چکی ہے۔ جس کے لئے آنریری انسپکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد جو مزید ایزادی یا ترمیم ہوئی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

(۱) چوہدری غلام محمد صاحب احمدی ساکن پوہلا۔ ضلع سیالکوٹ کو انجمن احمدیہ مالوکے بھگت۔ گھنوکے ججہ دکوٹ آغا کے لئے ہمراہ چوہدری محمد بشیر صاحب ولد غلام رسول صاحب ساکن گھٹیالیاں آنریری انسپکٹر مقرر کیا گیا ہے۔

(۲) چوہدری نصر اللہ خان صاحب احمدی ساکن کوٹ باجوہ کو انجمن احمدیہ گھٹیالیاں۔ داتہ زید کا کے لئے ہمراہ چوہدری حاجی خدا بخش صاحب ساکن میانوالی ضلع سیالکوٹ انسپکٹر بیت المال مقرر کیا گیا ہے۔ ان کے حلقہ کی جماعتوں کو چاہئیے۔ کہ وہ ان کے ساتھ تعاون کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

علاقہ دکن میں آنریری انسپکٹر بیت المال

علاقہ دکن کی مندرجہ ذیل انجمنوں کے لئے محمد شجاعت علی صاحب احمدی ساکن ناسک کو آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا گیا ہے۔ جن کا کام ہوگا۔ کہ وہ ہر ایک احمدی کے آمد کے متعلق صحیح تشخیص کریں۔ اور بقایا اور چندہ باشرح وصول کرنے کا انتظام کرائیں۔ وہ حسابات کی بھی پڑتال کریں گے۔

(۱) بیلگام (۲) شیموگہ (۳) بنگلور (۴) نندگڑھ

ان انجمنوں کے احباب اور عہدہ دار تعاون کر کے ممنون فرمائیں۔

ناظر بیت المال

پیغام صلح کے دو پرچوں کی ضرورت

مولوی فضل الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ سامانہ ریاست پٹیالہ کو تبلیغی ضروریات کے لئے اخبار پیغام صلح کے ۷ ستمبر ۱۹۳۱ء و ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۱ء کے پرچوں کی سخت ضرورت ہے کوئی دوست مہیا فرما سکیں تو ان کو بھیج کر ممنون فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

جھانسی میں ایک مؤذن کی ضرورت

جھانسی میں بفضل خدا احمدیہ مسجد حال میں تعمیر ہوئی ہے۔ جس کے لئے ایک مؤذن کی ضرورت ہے۔ جو تنہا ادھیڑ عمر کا ہو۔ اور اگر عربی جانتا ہو تو بہتر ہوگا۔ اسے کھانا اور کپڑا نیز عصہ روپیہ ماہوار معمولی ضروریات کے لئے دیا جائے گا۔ اگر کوئی صاحب ان شرائط کے ماتحت جانا چاہتے ہوں۔ تو اپنی مقامی جماعت کے امیر یا سکرٹری کی معرفت پتہ ذیل پر درخواست بھجوا دیں۔ بابو محمد خالد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ جھانسی (ناظر امور عامہ قادیان)

ایک قابل امداد بھائی

ایک مخلص احمدی زمیندار بھائی قرضہ سے بہت زیر بار ہو گئے ہیں۔ ان کی ملکیت میں زمین کا ایک بڑا رقبہ پنجاب میں ہے۔ اور چھ سات مربعہ جات زمین علاقہ سرگودہا میں ہے۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ اس میں سے کچھ حصہ زمین کا فروخت کر کے قرضہ سے سبکدوش ہو جائیں۔ مربعہ جات گھوڑی پال ہیں۔ چار گھوڑیاں ہیں۔ الگ الگ گھوڑی فروخت کرنے کی گورنمنٹ سے اجازت نہیں۔ اگر کوئی دوست ان دونو زمینوں میں سے کوئی خریدنا چاہتے ہوں۔ تو لکھیں۔ اس میں انشاء اللہ ان کو بھی فائدہ ہوگا۔ اور مقروض بھائی کو بھی قرض سے مخلصی ہو جائے گی۔

خریدار صرف زراعت پیشہ احباب ہو سکتے ہیں۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

تلاش روزگار

ایک نوجوان مولوی فاضل اور منشی عالم پاس قادیان میں بے کار ہیں۔ کیا کوئی دوست ان کے لئے حصول ملازمت میں کوشش فرما سکتے ہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

ایک گم شدہ کی تلاش

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک گم شدہ مسمی عبد الکریم کے متعلق جو شیخ علم الدین صاحب خیاط جموں۔ محلہ پیر مٹھا

[illegible] شاہ مسجد سراج جان کا بیٹا ہے۔ ارشاد فرمایا تھا کہ احباب اس کی تلاش جاری رکھیں۔ اس ضمن میں احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عبد الکریم مذکور کا ایک جوابی خط عرصہ ایک ماہ کا ہوا۔ جموں پہونچا۔ جس میں درج تھا۔ کہ میں برسوں یہاں سے روانہ ہو کر براستہ رنگون۔ کلکتہ جاؤں گا۔ پھر کلکتہ سے بمبئی پہونچ کر واپس آنے کی کوشش کرونگا۔ مگر تاحال واپس وطن نہیں پہونچا۔ جوابی کارڈ پر پتہ ذیل درج تھا۔

بیلون۔ علاقہ کوکن۔ براستہ بمبئی۔ ضلع تناگری جمعہ مسجد معرفت سید محسن علی شاہ صاحب کے۔ ان علاقوں کے احمدی احباب کو عبد الکریم مذکور کی تلاش جاری رکھنی چاہیئے۔ اور جب کوئی خبر لگے۔ تو فوراً امور عامہ قادیان میں اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

مظلومین کشمیر کے لئے چندہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ کشمیر کے سلسلے میں ابھی تک اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ احباب جماعت کو اطلاع دی جائے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ ہر ایک احمدی اپنے مرکزی چندوں کے علاوہ بحساب ایک پائی فی روپیہ ماہوار باقاعدہ ادا کرتا رہے

بعض جماعتوں کی مرکزی آمد کو دیکھنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ابھی تک انہوں نے چندہ کشمیر کی طرف توجہ نہیں کی۔ ممکن ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد ان کی نظر سے نہ گذرا ہو ورنہ ایک احمدی کی نسبت اس وقت جبکہ اسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی اطلاع ہو گئی ہو۔ یہ گمان کرنا کہ وہ کشمیر فنڈ ادا کرنا نہیں چاہتا ہتک ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کا ہر ایک فرد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر اپنے مال کا ایک معمولی سا حصہ خرچ کرنا (یعنی چندہ کشمیر ادا کرنا) نصرت بالکل معمولی بات سمجھتا ہے۔ بلکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کے لئے جان بھی دے دینا کوئی بڑی بات نہیں خیال کرتا پس یہی خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ احباب کو چندہ کشمیر کے باقاعدہ ادا کئے جانے کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی اطلاع نہیں۔

ہر احمدی جماعت کے لئے اور ان افراد کے لئے جن کے چندے براہ راست مرکز میں آتے ہیں۔ التماس کی جاتی

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

تعداد سامعین

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے جماعت احمدیہ سیالکوٹ کو اس سال پھر جلسہ سالانہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جلسہ سالانہ ۲۷، ۲۸ مئی ۱۹۴۷ء دو روز ہوتا رہا۔ باوجود اس کے کہ معاندین سلسلہ عالیہ یعنی وہابیوں اور آریوں کی طرف سے بذریعہ اشتہار و منادی مسلمانان شہر سیالکوٹ کو بالخصوص اور دیگر لوگوں کو بالعموم ہمارے جلسہ میں شرکت اختیار کرنے سے روکا گیا۔ اور انہی تاریخوں میں علیحدہ اکھاڑے لگائے گئے۔ مگر پھر بھی لوگ جوق در جوق اس کثرت سے ہمارے جلسہ میں آئے۔ کہ نہ صرف ٹوٹن ہال کا اندرونی حصہ بھر گیا۔ بلکہ تمام دروازے اور برآمدے لوگوں کے ہجوم سے رک گئے۔ علاوہ مردوں کے قریباً تین چار سو مستورات بھی ہر اجلاس میں تقاریر سننے کے لئے تشریف لاتیں۔ ہر اجلاس میں ہر مذہب و ملت کے اور ہر طبقہ کے لوگ آئے۔ جہاں تک صحیح اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے جلسوں میں دو ہزار کے قریب تعداد سامعین کی ہوتی تھی۔

پہلا اجلاس

ہر روز تین نشستیں مختلف صدارتوں کے ماتحت ہوتی تھیں۔ جن میں علمائے کرام نے مندرجہ ذیل مضامین پر عالمانہ تقاریر نہایت دلچسپ پیرایہ میں کیں۔

(۱) وفات مسیح ناصری۔ (۲) امکان نبوت بعد از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۳) میں نے ویدک دھرم کیوں ترک کیا۔ پر مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل۔ مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل اور مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل نے علی الترتیب تقاریر فرمائیں۔

دوسرا اجلاس

دوسرے اجلاس میں زیر صدارت سید محمد اسحاق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ملک عبدالرحمن صاحب خادم۔ بی۔ اے اور مولانا مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے محمدی بیگم کی پیشگوئی اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ پر نہایت مدلل تقاریر فرمائیں۔ ان ہر دو مضامین پر خوب وضاحت سے روشنی ڈالی گئی۔ جس سے معقول اور سعید الفطرت لوگوں کو یقین ہو گیا کہ محمدی بیگم کی پیشگوئی کما حقہ پوری ہو گئی۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے فیصلہ کے مطابق کہ جھوٹے کی رسی دراز ہوتی ہے جیسے مسیلمہ کذاب کی ہوئی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد زندہ رہا۔ اختتام تقاریر پر اعتراضات کے لئے موقعہ دیا گیا۔ مگر کوئی سامنے نہ آیا۔

تیسرا و چوتھا اجلاس

تیسرا اجلاس زیر صدارت جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج و امیر جماعت لاہور ۹ بجے بعد مغرب شروع ہو کر ۱۱ بجے رات ختم ہوا۔ اس اجلاس میں جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل نے کسر صلیب اور گیانی واحد حسین صاحب نے اسلام اور ویدک دھرم پر نہایت لطیف۔ معقول اور مدلل تقاریر فرمائیں۔ علیٰ ہذا القیاس دوسرے روز جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب مولوی فاضل راجیکی۔ ملک عبدالرحمن صاحب خادم۔ بی۔ اے۔ مولوی محمد سلیم صاحب مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب۔ مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب نے پیشگوئیوں کے پرکھنے کے اصول۔ صداقت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے۔ عصمت انبیاء۔ موازنہ انجیل و قرآن کریم۔ کلکی اوتار اور بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر تقاریر فرمائیں۔

سکھوں سے تبادلہ خیالات

دوسرے روز آخری اجلاس میں۔ ہندو اور سکھ صاحبان کثرت سے آئے ہوئے تھے۔ اور سکھ صاحبان کی طرف سے درخواست آنے پر۔ کہ ہم تبادلہ خیالات کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے وقت دیا جائے۔ ان کو ایک گھنٹہ دیا گیا۔ کہ پانچ پانچ منٹ کی باری میں وہ تبادلہ خیالات کر لیں۔ چنانچہ گیانی صاحب کی تقریر کے بعد ایک گھنٹہ سکھوں کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ (سامعین میں غیر احمدیوں کی خاص جمعیت مکالمہ سننے کے لئے موجود تھی۔) جس میں بفضل تعالیٰ نمایاں کامیابی ہوئی۔ گیانی صاحب جس بات کو پیش کرتے۔ اس کا ثبوت سکھ صاحبان کی کتب مقدسہ سے دیتے۔ مگر افسوس۔ کہ سکھ صاحبان باوجود سکھ ہونے کے اپنے کتب سے بالکل کورے اور لاعلم ثابت ہوئے۔

انتظام جلسہ وغیرہ

جلسہ گاہ میں پنکھا بجلی اور پانی کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ اور منتظمین جلسہ نے خدا تعالیٰ کی توفیق کے ماتحت تن دہی سے کام کیا۔ علمائے کرام کی رہائش و خوراک کا علیحدہ انتظام کیا ہوا تھا۔ اور دیگر مہمانوں کے لئے جو کہ پانچ چھ سو سے زیادہ تھے۔ علیحدہ۔ جہاں تک ہو سکا۔ کارکنان جماعت احمدیہ نے اپنے مہمانوں کو آرام پہنچانے کی کوشش کی۔ خدا تعالیٰ ان کی کوششوں کو بابرکت کرے۔ لیکن پھر بھی اگر کسی بھائی کو تکلیف ہوئی ہو۔ تو وہ مہربانی فرما کر معاف فرمائیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔

لجنہ کی طرف سے ٹی پارٹی

لجنہ اماء اللہ شہر کی طرف سے علمائے کرام کو جو باہر سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور ان کے اعزاز میں دیگر اصحاب کو پر تکلف۔ ٹی پارٹی دی گئی۔ اور محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ سیدہ فضیلت خاتون نے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں مختصراً لجنہ اماء اللہ کی کارگذاری اور احمدیہ گرلز سکول کی ترقی اور بڑھتی ہوئی ضروریات کو بیان فرماتے ہوئے معزز بزرگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ مرکز سے اس سکول کو گرانٹ دلانے میں کوشش فرمائیں۔ انجمن لجنہ اماء اللہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔

شکریہ

انجمن احمدیہ سیالکوٹ بالخصوص جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ جنہوں نے ازراہ نوازش ہماری درخواست پر ہماری خواہش کے مطابق علمائے کرام کو جلسہ میں شمولیت کے لئے ارسال فرمایا۔

سکھوں اور ہندوؤں سے گفتگو

۲۹ مئی کو گوردوارہ سنگھ سبھا میں سکھ صاحبان کا جلسہ تھا۔ جس میں ان کی دعوت پر گیانی واحد حسین صاحب معہ بعض دیگر اصحاب برائے تبادلہ خیالات گئے۔ بابا نانک علیہ الرحمۃ کے مذہب کے متعلق پانچ پانچ منٹ وقتی گفتگو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی تائید احمدیوں کے حق میں تھی۔ گوردوارہ میں اللہ اکبر کے نعرے بلند ہوئے۔ بعد میں وہ متاسف ہوئے۔ سامعین نہایت محظوظ ہوئے۔ شہر میں اس گفتگو کو فتح اسلام سے معروف کیا گیا۔

چونکہ سناتن دھرم نے بھی مدعو کیا تھا۔ اس لئے مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل کو ہمراہی چند احمدیان۔ ان کے جلسہ میں بھیجا گیا۔ وہاں بھی تبادلہ خیالات ہوا!

خاکسار:۔ محمد بشیر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ

مصر میں عیسائیت کا مقابلہ

امریکن مشن قاہرہ کے انچارج سے کامیاب مناظرات

مصر میں جہاں کے علماء نے پادریوں کے اعتراضات سے تنگ آکر حکومت سے درخواست کی تھی۔ کہ پادریوں کو ملک سے نکال دیا جائے۔ وہاں احمدی مبلغ مولانا اللہ دتہ صاحب جالندہری خدا تعالیٰ کے فضل سے جس کامیابی کے ساتھ تن تنہا پادریوں کا مقابلہ کر کے ان کو شکست دے رہے ہیں اس کا کسی قدر پتہ ذیل کے مضمون سے لگ سکتا ہے:-

ڈاکٹر فیلبس انچارج امریکن مشن سے دوسرا مناظرہ الوہیت مسیح پر ہوا۔ جس میں متعدد دلائل سے اس باطل عقیدہ کا رد کیا گیا۔ متعدد غیر احمدی بھی حاضر تھے۔ دو تعلیم یافتہ غیر احمدیوں نے آخیر پر ہمیں مبارک باد دی۔ اور پادری صاحب نے ہمارے چلے آنے کے بعد ایک شخص سے کہا کہ درحقیقت "لقد فشلت الیوم" آج میں ہار گیا۔ تیسرا مناظرہ حسب خواہش پادری مذکور دوبارہ معصومیت انبیاء و مسیح از روئے بائیبل پر ہوا۔ اس دن مجمع میں ۲۰ کے قریب غیر احمدی تھے۔ دو گھنٹے تک مناظرہ ہوا۔ آخر پادری مذکور کو ایک تحریر دینی پڑی۔ کہ فلاں فلاں نبی کا کوئی گناہ از روئے بائیبل ثابت نہیں۔ یہ مناظرہ بھی کامیابی سے ختم ہوا۔ چوتھا مناظرہ اس موضوع پر ہوا کہ کیا یسوع مسیح صلیب پر فوت ہوئے۔ یہ مناظرہ احمدیہ دار التبلیغ کے وسیع کمرہ میں ہوا۔ جس میں ستر سے زائد اشخاص موجود تھے۔ ازہر کے تعلیم یافتہ۔ وکیل۔ تاجر اور سرکاری ملازم بھی شریک ہوئے۔ ڈاکٹر فیلبس اس دن اپنے ہمراہ دو اور پادریوں کو مدد کے لئے لائے تھے حسب قرارداد پہلے میں نے نصف گھنٹہ از روئے بائیبل ثابت کیا۔ کہ یسوع مسیح صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے۔ اور انجیل نویسوں کے بیانات میں بکثرت اختلافات ہیں۔ اس کے جواب کے لئے پادری کامل منصور کھڑے ہوئے۔ اور کہنے لگے مسلمان تو کہتے ہیں مسیح صلیب پر لٹکائے ہی نہیں گئے۔ لیکن احمدی ان کے خلاف یہ مانتے ہیں کہ مسیح کو صلیب پر لٹکایا گیا مگر مرا نہیں۔ اور پھر کہا در اصل میں اس مضمون کے لئے تیار ہو کر نہیں آیا۔ غرض بغیر اس کے ایک دلیل کو بھی چھوتا۔ لوگوں کو ابھارنا چاہا اور وقت ختم ہونے سے پہلے ہی بیٹھ گیا۔ میں نے جواباً کہا۔ غالباً پادری صاحب مسلمانوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ مگر یہ ان کی نافہمی ہے کیا یہ لوگ احمدیوں کا عقیدہ نہیں جانتے۔ تمہیں اس سے کیا کہ ہمارا اور مسلمانوں کا اختلاف ہے تم مسیح کی صلیبی موت کا ثبوت دو۔ چونکہ بحث از روئے بائیبل ہے اس لئے مسلمانوں کے باہمی اختلاف کا اس میں کیا دخل؟ میری تقریر کے بعد پادری کامل منصور صاحب تو مبہوت ہو گئے۔ پھر پادری فیلبس کھڑے ہوئے۔ مگر بجز پولوس کے بعض اقوال پڑھنے کے کچھ نہ کر سکے آخر پادری ایلڈر اٹھے اور غضب ناک ہو کر کہنے لگے۔ کہ ہم سینکڑوں سالوں سے مانتے چلے آئے ہیں کہ یسوع صلیب پر مر گیا۔ اب یہ نیا مذہب پیدا ہو گیا ہے۔ نہایت محبت سے جواب دیا گیا۔ کہ ناراضگی سے تو کچھ بنتا نہیں۔ اور عقیدہ خواہ کروڑوں سال سے ہو جب غلط ثابت ہو جائے۔ تو اس کا چھوڑنا ضروری ہے۔ غرض یہ مناظرہ بھی نہایت کامیاب ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے خاص نصرت فرمائی۔ اختتام پر ایک شدید مخالف نے شکریہ ادا کیا۔ ایک ازہری نے کہا کہ بخدا اگر تمام علماء ازہر مل کر بھی ایسا مناظرہ کرنا چاہیں تو نہ کر سکیں۔ پادری کامل منصور نے مجھ سے جاتے وقت کہا کہ آپ نے تو مسیحیت کا ہم سے بھی زیادہ مطالعہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مناظرہ کا چرچا عام ہوا۔ اور دور دور تک اس کا ذکر پہونچا۔ الحمد للہ۔

خریداران الفضل جن کا چندہ ختم ہے

مفصلہ ذیل فہرست ان احباب کی ہے۔ جن کا چندہ الفضل ۱۶ جون تا ۱۸ جولائی کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے چونکہ بیسویں جلد یکم جولائی کو ختم ہو کر نئی جلد شروع ہوتی ہے۔ اس لئے بہت سے خریداران ہیں جن کا چندہ سالانہ ختم ہو گیا ہے۔ پس مہربانی فرما کر اپنا اپنا نام دیکھ کر آئندہ کے لئے پیشگی چندہ بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں یا بذریعہ محاسب دیگر خریداری نمبر اور نام کی تفصیل ضرور ہو) ورنہ ۸ جولائی کو وی پی ہونگے۔ جن کے لئے ہمیں بھی بہت اہتمام اور خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اور خریدار پر بھی ۵/ زائد کی رقم پڑ جاتی ہے۔ احباب توجہ سے کام لیں۔ تو ہر مہینے تیس چالیس روپے کے نقصان سے ہمیں اور اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں۔ آخر میں یہ بھی عرض کر دوں۔ کہ الفضل کے خریداروں کی تعداد تقریباً وہی چلی آتی ہے جو پچھلے تین سال تھی۔ اس لئے اس موقعہ پر وی پی واپس کرنے یا چندہ نہ بھیجنے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ خریدار اور بھی کم ہو جائینگے اور اس طرح آپ توسیع اشاعت الفضل کے فرض سے سبکدوش نہ ہو سکیں گے۔

منیجر الفضل

نمبر خریداری	نام
۴	خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب
۳۲	خدا بخش صاحب
۵۷	سید صادق حسین صاحب
۶۱	چوہدری غلام احمد صاحب
۸۹	ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب
۹۱	شیخ عبد المجید صاحب
۱۲۹	حکیم محمد قاسم صاحب
۱۴۵	ایچ ایم سید عبد الوحید صاحب
۱۷۲	بابو عبد الرحمٰن صاحب
۱۷۷	ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب
۲۰۳	ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب
۲۱۰	مسٹر خیر الدین صاحب
۲۱۴	بابو محمد احسان الحق صاحب
۲۵۵	منشی عنایت علی صاحب
۲۵۸	بابو اکبر علی صاحب
۲۶۷	محمد غوث صاحب
۲۷۹	میاں یعقوب خانصاحب
۲۸۶	مولوی غلام علی صاحب
۲۹۴	ای کویا کٹی
۳۲۷	عبد الغفار خان صاحب
۳۲۹	مولوی غلام اکبر خانصاحب
۳۶۰	غلام مصطفیٰ خانصاحب
۳۶۲	بابو عبد الغفور صاحب
۳۶۵	منشی حامد حسین صاحب
۳۷۴	حکیم احمد الدین صاحب
۴۰۷	سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب
۴۱۸	غلام جبار صاحب
۴۶۴	مرزا حسین بیگ صاحب
۵۰۴	میاں محمد سلیمان صاحب
۶۲۰	غلام محی الدین صاحب
۶۷۸	سید غلام صفدر صاحب
۷۰۱	میاں کریم بخش صاحب
۸۴۴	مرزا غلام قادر صاحب
۸۷۰	مولوی نیاز محمد صاحب
۸۸۲	بابو ظہور الحسن صاحب
۸۸۴	ڈاکٹر محمد بخش صاحب
۹۷۹	خوشی محمد صاحب
۱۰۴۰	غلام حسین صاحب
۱۱۶۵	حاجی عبد القدوس صاحب
۱۲۸۵	غلام جیلانی صاحب
۱۳۲۶	ایم محمد رفیع صاحب
۱۳۳۴	مبارک احمد صاحب
۱۴۰۶	ایم غیاث الدین صاحب
۱۵۱۵	ایچ یو شاہ
۱۵۴۰	حیات محمد صاحب
۱۶۳۰	میاں محمد علی صاحب
۱۷۱۷	چوہدری بشارت علی خانصاحب
۱۷۲۲	عبد المالک صاحب
۱۷۳۱	سید عباس علی شاہ صاحب
۱۷۹۳	کریم اللہ صاحب
۱۸۳۶	عبد الستار صاحب
۱۸۳۸	منشی بلندہ خانصاحب
۱۹۶۸	میاں اللہ دتہ صاحب
۲۰۴۴	منشی فیض محمد صاحب
۲۱۷۳	کریم داد خان صاحب
۲۱۷۴	میر کلیم اللہ صاحب
۲۲۰۵	چوہدری محمد حیات خانصاحب
۲۲۰۹	امیر حسین شاہ صاحب
۲۲۸۲	ڈاکٹر محمد عمر صاحب
۲۳۲۹	بابو فقیر اللہ صاحب
۲۳۷۶	عبد الرشید صاحب
۲۴۳۹	خانزادہ ممتاز علی خانصاحب
۲۴۹۸	عنایت حسین صاحب
۲۶۳۳	وزیر علی صاحب
۲۶۵۵	عطاء اللہ صاحب
۲۶۶۷	بابو محمد شفیع صاحب
۲۷۷۰	میر امام بخش صاحب
۲۸۴۰	عطاء محمد صاحب
۲۸۶۱	میاں احمد الدین صاحب
۲۸۸۱	مہدی حسین صاحب
۲۹۴۱	ڈاکٹر پیر بخش صاحب

۵۲۹۴ خانصاحب محمد اوصاف علی صاحب
۲۹۵۷ محمد رفیق صاحب
۳۲۲۴ روشن دین صاحب
۳۲۹۹ صوفی فضل الٰہی صاحب
۳۴۱۶ مولوی مبارک علی صاحب
۳۴۷۹ قریشی عبدالمجید صاحب
۳۵۲۹ شمس الدین صاحب
۳۵۸۳ عبدالرحمٰن صاحب
۳۷۰۶ چوہدری مولا بخش صاحب
۳۷۷۹ محمد امین صاحب
۳۸۷۸ مولوی عبداللطیف صاحب
۳۹۰۵ چوہدری مولا بخش صاحب
۳۹۷۱ محمد میاں صاحب
۴۰۱۱ محمد کرم الٰہی صاحب
۴۰۱۲ چوہدری فضل الٰہی صاحب
۴۰۲۴ جلال الدین صاحب
۴۱۷۴ محمد اقبال حسین صاحب
۴۱۸۴ محمد یوسف و محمد ابراہیم صاحب
۴۱۸۹ بابو فضل الٰہی صاحب
۴۳۴۳ عزیز سوہبر خانصاحب
۴۴۰۵ محمد حنیف خانصاحب
۴۴۲۹ مولوی عطاء اللہ صاحب
۴۵۳۵ ایس ایم عبداللہ صاحب
۴۶۲۶ خیر الدین سراج صاحب
۴۶۶۹ سید غلام رسول صاحب
۴۷۷۴ احمد خان صاحب
۴۸۴۶ علی حسن صاحب کلرک
۵۱۹۹ بابو محمد امیر علی شاہ صاحب
۵۲۱۴ اعراف اللہ صاحب
۵۲۳۲ محبوب عالم صاحب
۵۲۸۱ مولوی محمد کریم صاحب
۵۳۰۶ عبداللطیف صاحب
۵۳۵۳ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب
۵۳۵۰ مرزا محمد صدیق صاحب
۵۴۸۰ محمد عبداللہ صاحب ثابت
۵۵۳۴ رحمت اللہ صاحب
۵۵۵۷ برکت علی صاحب
۵۵۸۰ چوہدری عبداللہ خانصاحب

۵۵۹۶ رحمت اللہ صاحب
۵۶۱۶ سید کریم بخش صاحب
۵۶۸۲ عبدالشکور صاحب
۵۸۲۰ ماسٹر طاہر الدین صاحب
۵۸۴۴ شیخ غلام حیدر صاحب
۵۸۴۹ علی بخش صاحب
۶۰۲۶ رسالدار عالم علی خانصاحب
۶۱۱۳ کے ڈی احمد صاحب
۶۱۲۰ گلزار احمد صاحب
۶۱۶۰ بابو جلال الدین صاحب
۶۲۳۲ سید غلام حسین صاحب
۶۳۴۳ سردار نیاز خان صاحب
۶۳۶۷ الٰہ دین صاحب
۶۳۸۲ مرزا غلام حیدر صاحب
۶۳۸۴ محمد اسمٰعیل صاحب
۶۳۹۸ شیخ یوسف سلیمان صاحب
۶۵۱۱ غلام مصطفیٰ صاحب
۶۵۱۲ منشی غلام محمد صاحب
۶۵۹۴ سید سردار شاہ صاحب
۶۶۵۷ کریم بخش صاحب
۶۷۰۴ عبدالرحیم صاحب
۶۸۲۵ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۶۸۲۸ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
۶۸۳۴ چوہدری مہرالدین صاحب
۶۸۹۳ چوہدری اللہ داد صاحب
۶۹۰۱ عبدالحلیم صاحب
۷۰۲۴ جناب ولی اللہ صاحب
۷۰۹۰ نور محمد صاحب
۷۲۱۳ محمد عبدالسمیع صاحب
۷۲۵۵ ملک نذیر بہادر خانصاحب
۷۴۰۶ چوہدری شاہ محمد صاحب
۷۴۱۲ شیخ علی گوہر صاحب
۷۵۲۳ عبدالرحیم صاحب
۷۵۴۰ منشی محمد یعقوب صاحب
۷۵۶۱ چوہدری عالم علی صاحب
۷۶۸۰ چوہدری فیروز الدین صاحب
۷۷۲۱ چوہدری عبدالرحیم صاحب
۷۷۲۹ ایم نادر خان صاحب
۷۷۳۶ فیض احمد صاحب

۷۷۷۸ میاں عطاء اللہ صاحب
۷۷۹۰ محمد صادق صاحب
۷۸۹۰ پیر عبدالغنی صاحب
۷۹۲۸ سید سعید احمد صاحب
۷۹۵۲ احمد حسین سعید صاحب
۷۹۷۵ مولوی محمد عبداللہ صاحب
۷۹۸۰ شیخ محمد عبداللہ صاحب
۸۰۰۰ ارشد علی شاہ صاحب
۸۰۰۱ صغیر احمد صاحب
۸۰۰۵ عطاء الٰہی صاحب
۸۰۲۵ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۸۱۶۰ حکیم دین محمد صاحب
۸۱۷۵ ڈاکٹر کریم الدین صاحب
۸۲۰۳ چوہدری عبدالستار صاحب
۸۲۴۲ ملک تجمل احمد صاحب
۸۲۶۰ قاضی محمد عمر خان صاحب
۸۲۹۲ محمد عبدالحق صاحب
۸۳۱۰ امام الدین صاحب
۸۳۱۸ میر فیروز الدین صاحب
۸۳۱۵ خواجہ محمد شفیع صاحب
۸۴۴۹ ایم احمد گل صاحب
۸۴۶۶ غلام نبی صاحب
۸۵۰۸ شیخ عبدالحمید صاحب
۸۵۳۵ میاں عبدالعزیز صاحب
۸۵۴۳ حکیم فضل حسین صاحب
۸۵۶۱ خیر الدین صاحب
۸۵۸۶ مولوی حسام الدین حمید صاحب
۸۹۳۵ خواجہ نظام الدین صاحب
۸۶۰۴ احمد الدین صاحب
۸۶۶۹ منشی محمد شریف صاحب
۸۶۷۲ چوہدری مہرالدین صاحب
۸۶۷۴ سید محمود شاہ صاحب
۸۶۸۳ بشیر احمد شاہ صاحب
۸۶۹۰ غلام حسین صاحب
۸۷۲۱ چوہدری میر خان صاحب
۸۷۲۹ رحمت خان صاحب
۸۷۳۰ صلاح الدین احمد صاحب
۸۷۴۶ چوہدری امداد علی خانصاحب

۸۷۹۱ محمد عباس صاحب
۸۷۹۷ امام الدین صاحب
۸۸۰۳ محمد یعقوب خان صاحب
۸۸۰۷ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب
۸۸۱۸ عبدالغنی صاحب
۸۸۲۴ احمدیہ لائبریری پشاور
۸۸۳۳ میاں امام الدین صاحب
۸۸۳۵ حاجی محمد ابراہیم صاحب
۸۸۳۸ شیخ مشتاق حسین صاحب
۸۸۴۰ لفٹننٹ محمد عطاء اللہ صاحب
۸۸۴۵ عبدالرحیم صاحب
۸۹۱۱ بابو عبدالواحد صاحب
۹۰۳۵ عبدالرحیم صاحب
۹۰۵۹ میاں محمد سلطان صاحب
۹۰۸۱ شیخ محمد علی صاحب
۹۱۰۳ فیض محمد صاحب
۹۱۰۴ عنایت اللہ صاحب
۹۱۱۶ مرزا سید محمد صاحب
۹۱۲۰ علم الدین صاحب
۹۱۲۳ محمد حسین خان صاحب
۹۱۲۶ محمد سعید صاحب
۹۱۵۵ سید حبیب الرحمٰن صاحب
۹۱۵۷ شریف احمد صاحب
۹۲۱۱ جمال الدین صاحب
۹۲۲۵ محمد اسمٰعیل صاحب
۹۲۲۷ حاجی بلادل صاحب
۹۲۳۳ محمد اکرم خان صاحب
۹۲۴۷ بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۵۰ محمد بشیر صاحب
۹۲۸۴ غلام احمد صاحب
۹۲۸۸ سید محمد مسعود صاحب
۹۲۹۰ عبدالعزیز صاحب
۹۲۹۱ فضل الٰہی صاحب
۹۳۰۰ چوہدری محمد الدین صاحب
۹۳۰۵ جمیل احمد صاحب
۹۳۱۰ شیخ احمد صاحب
۹۳۲۳ شیخ اسمٰعیل صاحب کیمسٹ
۹۳۳۲ امام الدین و گلاب الدین صاحب
۹۳۳۶ عبدالحی خان صاحب

۹۳۴۰ محمد شاہ نصیر صاحب
۹۳۵۱ شکر الٰہی صاحب
۹۳۵۳ غلام نبی صاحب
۹۳۷۶ عبدالسلام صاحب
۹۳۷۸ میاں نور الٰہی صاحب
۹۳۷۹ راجہ خان بہادر صاحب
۹۳۸۳ کنیزہ معرفت ایم اے محمد صاحب
۹۳۸۴ نذیر حسین صاحب
۹۳۸۵ غلام قادر صاحب
۹۳۸۶ مولوی اے آر ایم خلیل الرحمٰن صاحب
۹۳۹۰ لفٹننٹ کے عبدالحمید صاحب
۹۳۹۲ علی حیدر خان صاحب
۹۳۹۵ بابو محمد حیات صاحب
۹۳۹۷ مرزا عبدالعزیز صاحب
۹۳۹۸ چوہدری محمد شریف صاحب
۹۴۰۰ اے ایف خان
۹۴۰۷ چوہدری اللہ رکھا صاحب
۹۴۰۹ دوست محمد صاحب
۹۴۱۰ یعقوب برادرس
۹۴۱۱ محمد ابراہیم صاحب
۹۴۴۸ غلام مرتضیٰ خانصاحب
۹۴۷۵ محمدی بیگم صاحبہ
۹۴۸۰ ملک عزیز احمد صاحب
۹۴۸۵ عنایت اللہ صاحب
۹۴۹۳ مرزا فضل الٰہی صاحب
۹۵۰۵ شیخ محمد حسین صاحب
۹۵۰۷ سید محمود احمد شاہ صاحب
۹۵۰۸ مستری محمد حسین صاحب
۹۵۱۰ اے جی احمد صاحب
۹۵۱۷ غلام رسول صاحب
۹۵۲۶ خانصاحب عبدالحکیم صاحب
۹۵۵۶ مولوی عبداللطیف صاحب
۹۵۷۱ چراغ دین صاحب
۹۵۷۷ غلام نبی صاحب
۹۵۸۷ مولوی عبدالماجد صاحب
۹۵۹۱ محمد ثناء اللہ خانصاحب
۹۶۰۱ شیخ اقبال الدین صاحب
۹۶۰۳ عبدالرحمٰن صاحب

۹۶۰۶ محمد عبداللہ صاحب و سراج الدین صاحب
۹۶۰۸ چوہدری محمد اسحٰق صاحب
۹۶۰۹ محمود احمد ناصر صاحب
۹۶۱۰ میاں برکت اللہ صاحب
۹۶۱۱ چوہدری محمد صادق صاحب
۹۶۱۲ فیروز الدین صاحب
۹۶۱۳ چوہدری محمد فضل الٰہی صاحب
۹۶۱۴ چوہدری غلام احمد خانصاحب
۹۶۱۵ ڈاکٹر عطا محمد صاحب
۹۶۱۶ سید ہاشم علی صاحب
۹۶۲۰ چوہدری محمد دین صاحب
۹۶۲۲ لفٹننٹ ایجوٹنٹ ہادی خان صاحب
۹۶۲۳ غلام محمد صاحب
۹۶۲۴ چوہدری سلطان احمد صاحب
۹۶۲۵ حکیم محبوب الرحمٰن صاحب
۹۶۲۶ شیخ میاں خان صاحب
۹۶۲۷ میاں احمد الدین صاحب
۹۶۲۸ منشی محمد ابراہیم صاحب
۹۶۳۱ محمد عبداللہ صاحب
۹۶۳۶ چوہدری عصمت اللہ صاحب
۹۶۳۰ ایس ابراہیم صاحب
۹۶۳۸ عنایت الٰہی صاحب
۹۶۴۱ منشی محمد عمر صاحب
۹۶۴۴ اہلیہ صاحبہ مولوی عبدالقادر صاحب
۹۶۴۵ محمد منیر الدین صاحب
۹۶۴۹ محمد بخش صاحب
۹۶۷۶ میاں محمد الدین صاحب
۹۶۹۳ چوہدری مبارک احمد صاحب
۹۶۹۶ شیخ اللہ بخش صاحب
۹۷۱۴ منشی خدا بخش صاحب
۹۷۲۹ منشی نور محمد صاحب
۹۷۳۰ عبدالکریم صاحب
۹۷۳۵ شیخ فضل حق صاحب
۹۷۳۶ ایس ایم عبداللہ صاحب
۹۷۳۸ ملک مظفر احمد صاحب
۹۷۴۰ غلام قادر صاحب

۹۷۴۴ خیر اللہ صاحب - ۹۷۴۳ چوہدری محمد تقی صاحب - ۹۷۴۸ عطاء محمد صاحب - ۹۷۴۹ حکیم خواجہ کرم داد صاحب - ۹۷۵۲ مستری خیر الدین صاحب - ۹۷۶۵ - ڈاکٹر مرزا احمد صاحب

۹۷۹۷ - دی آنریری سیکرٹری ۹۷۹۹ - چوہدری محمد نذیر خان صاحب - ۹۷۸۳ مہر الدین صاحب - ۹۷۸۴ شہاب الدین صاحب - ۹۸۰۱ - محمد عزیز اللہ خان صاحب ۹۸۱۵ بابو محمد اصغر علی صاحب ۹۸۱۶ محمد اقبال سلیم صاحب - ۹۸۱۸ عبدالحمید صاحب ۲۴۴

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

انڈین نیوی بل جو ۱۹۲۸ء میں پیش ہو کر بوجہ لیجسلیچر کو کنٹرول نہ دئے جانے کے گر گیا تھا۔ گورنمنٹ اسے اب پھر پیش کرنا چاہتی ہے امید ہے کہ اس دفعہ لیجسلیچر کا خیال رکھا جائے گا۔

گورداسپور کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے ایک مقدمہ کا فیصلہ سنایا ہے۔ جس میں تین اشخاص کے خلاف ایک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو رشوت دینے کی کوشش کا الزام تھا۔ عدالت نے تینوں ملزموں کو نو نو ماہ قید سخت کی سزا دی۔

میو ہسپتال لاہور میں کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے نرسوں کی تنخواہیں کم کردی گئی ہیں۔ جس نرس کو پہلے ۸-۲-۷ ماہوار ملتے تھے اسے ۴۰ اور جسے ۸-۸۲ ماہوار ملتے تھے۔ اسے ۵۰ روپے ملا کریں گے۔ اس تجویز نے اینگلو انڈین حلقہ میں ہیجان پیدا کر دیا ہے۔

ریاست بہاولپور کے لئے نئے وزیر اعظم کی تقرری کا ذکر اخبارات میں آ چکا ہے۔ اب لاہور سے ۱۶ جون کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ پنجاب کونسل کے ایک مسلمان ممبر کو بہاولپور میں وزیر اعظم مقرر کیا جائے گا۔

سر فضل حسین کے متعلق شملہ سے ۱۶ جون کی اطلاع ہے کہ انہیں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا وائس پریذیڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔

فیڈریشن آف برٹش انڈسٹریز کی مالی کمیٹی کے متعلق لنڈن سے ۱۶ جون کی خبر ہے۔ کہ اس نے اپنے ایک ریزولیوشن میں گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ چاندی کی قیمتوں کو بڑھانے کی ہر کوشش کی حوصلہ افزائی کرے اور اس میں امداد دے۔

مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی نے حکومت بمبئی سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ جہاز "اکبر" پر سوار ہونے والے حجاج پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا تھا اس کی تحقیقات کی جائے اس مطالبہ کو سرپٹرک پولیس کمشنر بمبئی نے غلط الزام اور توہین آمیز قرار دیتے ہوئے غزنوی صاحب کو لکھا ہے۔ کہ دو ہفتے کے اندر معافی طلب کریں۔ اور معافی نامہ اخبارات میں شائع کرائیں۔ عدم تعمیل کی صورت میں قانونی کارروائی کئے جانے کی اطلاع بھی دی ہے۔

جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کی طرف سے یہ اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ انہوں نے انسپکٹر جنرل پولیس سے شیخ محمد عبداللہ اور ان کے رفقاء وغیرہ کی گرفتاری کے متعلق گفتگو کی۔ حکومت کشمیر نے اس کارروائی کو وقتی مصلحت قرار دیتے ہوئے اس امر کا وعدہ کیا ہے کہ شیخ محمد عبداللہ صاحب کی گرفتاری کے سلسلہ میں تمام گرفتار شدگان کو جلد چھوڑ دیا جائیگا۔

سری نگر ۱۵ جون۔ جموں کے تین آدمی اور سرینگر کے دو آدمی اس تحریری وعدے پر رہا کئے گئے ہیں کہ وہ کسی شورش یا خلاف قانون جماعت یا مجلس میں شرکت نہیں کریں گے۔ ؎

کیپ ٹاؤن ۔ ۱۵ جون وزیر داخلہ نے اسمبلی میں اعلان کیا ہے کہ جنوبی افریقہ کے باشندوں اور ہندوستانیوں کو دیگر ممالک میں آباد کرانے کی سکیم پر غور کرنے کے لئے چار ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر ہوگی جو جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی نمائندہ ہوگی۔ حکومت ہند نے اسے منظور کر لیا ہے۔

مسٹر جادو آئندہ اسمبلی میں ایک بل پیش کریں گے جس میں یہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ عورتوں کے ناجائز حمل اسقاط کرنے کے لئے ڈاکٹروں کو سند دی جائے۔ تاکہ اس طرح پر عورتیں ان سند یافتہ ڈاکٹروں سے اسقاط کرا کے اپنی زندگی کو خطرہ سے بچا سکیں۔

پونہ ۔ ۱۷ جون۔ مسٹر اینے صدر انڈین نیشنل کانگرس نے سول نافرمانی کے التوا کے لئے حسب ذیل اعلان کیا ہے۔ گاندھی جی کی موجودہ صحت اور آج شام ڈاکٹروں کے شائع کردہ بلٹین کو مدنظر رکھتے ہوئے سول نافرمانی کے التوا کے عرصہ کو مزید چھ ہفتوں کی وسعت دیتا ہوں۔ اور اعلان کرتا ہوں کہ ۳۱ جولائی تک سول نافرمانی ملتوی رہے گی۔ ؎

واشنگٹن ۱۷ جون۔ فوجی سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ آئندہ تین سال میں ۳۲ جنگی جہاز بنائے گا۔ جن پر ۲۳ کروڑ ڈالر صرف کئے جائیں گے۔

لنڈن ۱۷ جون۔ "سنڈے ایکسپریس" کے ایک بیان سے سارے یورپ میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ اس کے پولیٹیکل نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ فرانس کی گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جونہی جرمنی قرضہ جنگ دینے سے انکار کرے۔ فرانسیسی افواج فوراً رودہر پر جو یہ علاقہ جرمنی اور فرانس کے درمیان واقع ہے، قابض ہو جائیں اس علاقہ میں جرمنی کے اسلحہ بنانے کے سینکڑوں کارخانے ہیں۔ فرانس کی تجویز ہے۔ کہ قبضہ کرنے کے بعد ان سب کارخانوں کو تباہ کر دیا جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ فرانسیسی افسروں کو مرکزی گورنمنٹ کی طرف سے ہدایات مل چکی ہیں کہ وہ کارروائی کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ کسی بھی وقت انہیں قبضہ کرنے کا حکم دیا جا سکتا ہے

پنجاب یونیورسٹی کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ ۱۵ جون کو لاہور میں شائع ہو گئی ہے۔

کنور ضلع رہتک کے قریب ایک مقام آہو طانہ پر ۱۳ جون ڈاکوؤں اور دیہاتیوں میں شدید تصادم ہوا۔ جس کی وجہ سے دس آدمی مجروح ہوئے۔ تین کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

بائیکلا (بمبئی) کے علاقہ میں ۱۵ جون ایک دیسی کارخانہ کے جلاہوں نے ہڑتال کر کے اپنے افسر پر حملہ کر دیا۔ دو اور افسر بیچ بچاؤ کے لئے آئے وہ بھی پٹ گئے پولیس فوراً بلائی گئی۔ جس نے امن قائم کیا۔

یو پی لیجسلیٹو کونسل میں ۷ جون کو ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ جس کا مقصد دارالحکومت کو الہ آباد سے لکھنؤ منتقل کرنا ہے۔

بارش کے متعلق الہ آباد۔ بنارس۔ گورکھپور۔ مراد آباد۔ اور چند دیگر اضلاع کی خبر ہے۔ کہ چند روز ہوئے۔ وہاں اچھی بارش ہوئی۔ بریلی میں سخت ژالہ باری ہوئی۔ جس سے تار کے کھمبوں اور بعض عمارتوں کو نقصان پہونچا۔ ؎

لیڈی ولنگڈن کراچی سے ۱۴ جون کو امپیریل ہوائی جہاز کے ذریعہ ولایت کو روانہ ہو گئیں۔

آل انڈیا کانگریس کے دفتر واقع ایبٹ روڈ لکھنؤ میں سے تین نائب انچارج دفتر ۱۳ جون سے مفرور پائے گئے۔ اس کی وجہ کانگرس کا روپیہ بلا اطلاع خرچ کر لینا اور وقت پر باوجود کوشش کے مہیا نہ کر سکنا تھی۔ جو ان کے ایک دوست سے معلوم ہوئی۔

مسٹر دیوداس گاندھی اور مس لکشمی کی شادی کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے سناتنیوں نے پونہ میں ۱۵ جون کو ایک جلسہ کیا۔ جس میں گاندھی جی اور مسٹر راجگوپال آچاریہ کی مذمت کی گئی۔ اس لئے کہ ایسی شادی کی ہندو شاستروں میں اجازت نہیں۔ صدر نے تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی کو خالص عیسائی قرار دیا کیونکہ